4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

مالیاتی اظہاریوں میں مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت معمولی بگاڑ ہوا جبکہ بنیادی فاضل بتدریج کم ہو گیا۔ غیر سودی اخراجات کی تیزی سے بحالی نے محصولات میں معتدل اضافے کا اثر زائل کر دیا۔ صوبوں نے اپنی مالیاتی یکجائی کی کوششیں جاری رکھیں اور مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے 0.8 فیصد تک مشترکہ فاضل فراہم کیا، جس سے مجموعی مالیاتی خسارے پر قابو پانے میں مدد ملی۔ سہ ماہی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالیاتی اظہاریوں میں بگاڑ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں مرتکز تھا۔ مالیاتی خسارہ دگنے سے بھی زیادہ ہو گیا جبکہ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں بنیادی توازن میں خسارہ درج کیا گیا۔ ایسا ٹیکس وصولی میں خاصے اضافے کے باوجود ہوا جس نے غیر ٹیکس محصولات میں کمی کا اثر زائل کر دیا۔ خصوصاً، ایف بی آر کے ٹیکسوں میں مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات پر مبنی قابل ذکر اضافہ ہوا۔ سماجی تحفظ کی گرانٹس اور بجلی کے شعبے کے زر اعانت کے نتیجے میں جاری اخراجات تیزی سے بڑھ گئے۔ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں قرض پر سودی ادائیگیوں میں بھی اضافہ ہو گیا، جس کا سبب واجب الادا قرض کا اسٹاک اور بڑھتی ہوئی شرح سود ہے۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرض میں اضافے کی رفتار تیز ہو گئی۔ امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے سبب سرکاری قرض کو بڑھانے میں باز قدر پیمائی نقصانات کا حصہ تقریباً 60 فیصد رہا۔ متغیر شرح طویل مدتی تمسک کے حجم میں اضافے سے ملکی قرض کی عرصیت کے خاکے کی طوالت بڑھ گئی۔ تاہم، اس سے بڑھتی ہوئی شرح سود کے حالات میں قرضوں کی ادائیگی کا بوجھ بڑھ گیا۔ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں ایک ارب ڈالر صکوک کی نظام الاوقات کے مطابق واپسی کے سبب مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی قرضے بڑھ گئے۔

4.1 مالیاتی رجحان اور پالیسی جائزہ

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ کسی تبدیلی کے بغیر گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں جی ڈی پی کا 2.1 فیصد رہا (**شکل 4.1الف اور جدول 4.1**)۔ تاہم، غیر سودی اخراجات میں تیزی سے دوبارہ اضافے کی رفتار ٹیکس وصولیوں میں مضبوط اضافے سے تجاوز کر گئی، جس سے مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی توازن کا فاضل جی ڈی پی کے 0.1 فیصد پر آگیا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.6 فیصد تھا (**شکل 4.1ب**)۔ صوبوں نے مالیاتی یکجائی کا وعدہ پورا کیا اور مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں مشترکہ طور پر جی ڈی پی کے 0.8 فیصد کا فاضل درج کیا، جو گذشتہ برس کی نسبت بلند تھا۔

شکل 4.1 الف: مالیاتی توازن

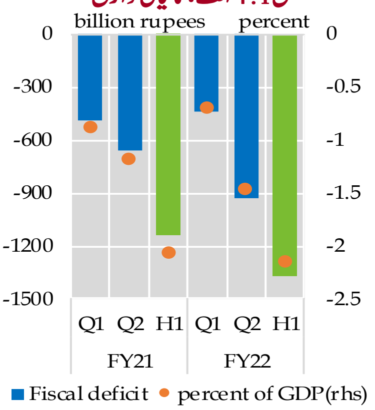

شکل 4.1ب: بنیادی توازن

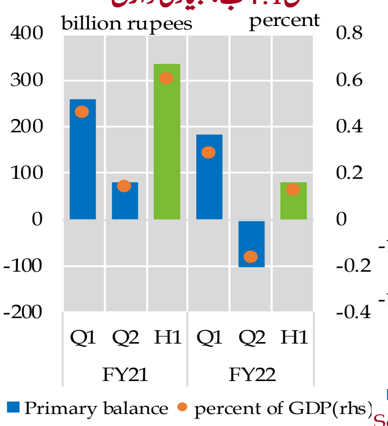

شکل 4.1ج: محصولاتی توازن

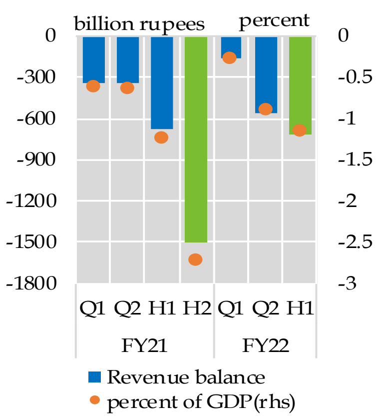

Source: Ministry of Finance

جدول 4.1: مجموعی مالیاتی اظہاریے

ارب روپے، نمو فیصد میں

	پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی ششماہی		نمو: پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی ششماہی	
	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء
1۔ مجموعی محاصل (الف+ب)	**1,478.7**	**1,808.5**	**1,872.4**	**2,147.5**	**3,351.2**	**3,956.0**	**-0.7**	**22.3**	**7.4**	**14.7**	**3.7**	**18.0**
(الف) ٹیکس محاصل	1,122.4	1,532.8	1,333.5	1,658.3	2,455.9	3,191.0	-1.8	36.6	7.6	24.4	6.4	29.9
جس میں: ایف بی آر ٹیکس	1,010.6	1,398.0	1,199.4	1,521.8	2,210.0	2,919.8	4.8	38.3	6.2	26.9	5.6	32.1
(ب) غیر ٹیکس	356.3	275.7	538.9	489.2	895.3	764.9	-15.2	-22.6	6.9	-9.2	-3.1	-14.6
2۔ مجموعی اخراجات (الف+ب+ج)	**1,963.1**	**2,247.0**	**2,526.0**	**3,081.0**	**4,489.1**	**5,328.0**	**10.6**	**14.5**	**3.0**	**22.0**	**6.2**	**18.7**
(الف) جاری اخراجات	1,812.6	1,968.2	2,216.8	2,707.5	4,029.3	4,675.7	14.6	8.6	3.6	22.1	8.3	16.0
جس میں: مارک اپ ادائیگیاں	742.1	622.7	733.1	830.2	1,475.2	1,452.9	29.8	-16.1	3.3	13.2	15.1	-1.5
دفاع	224.5	261.7	262.1	258.8	486.6	520.5	-7.5	16.6	-8.6	-1.3	-8.1	7.0
غیر مارک اپ اخراجات	1,070.5	1,345.4	1,483.7	1,877.3	2,554.2	3,222.8	5.9	25.7	3.8	26.5	4.7	26.2
(ب) ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری	215.2	264.7	242.6	306.8	457.9	571.5	46.2	23.0	-25.6	26.4	-3.3	24.8
(ج) شماریاتی فرق	-64.7	14.2	66.6	66.5	1.9	80.6	n-a	n-a	n-a	-0.2	-94.1	
3۔ مجموعی بجٹ توازن	**-484.3**	**-438.5**	**-653.6**	**-933.3**	**-1,137.9**	**-1,371.8**	**69.3**	**-9.5**	**-7.8**	**42.8**	**14.4**	**20.6**
جی ڈی پی کا فیصد	*-0.9*	*-0.7*	*-1.2*	*-1.5*	*-2.1*	*-2.1*						
4۔ بنیادی آمدنی	**257.7**	**184.2**	**79.5**	**-103.2**	**337.2**	**81.1**	**-9.8**	**-28.5**	**–**	**–**	**17.7**	**-76.0**
جی ڈی پی کا فیصد	0.5	0.3	0.1	-0.2	0.6	0.1						
5۔ محصولاتی توازن	**-333.9**	**-159.7**	**-344.3**	**-560.0**	**-678.2**	**-719.7**	**دستیاب نہیں**	**-52.2**	**-13.1**	**62.6**	**38.6**	**6.1**
جی ڈی پی کا فیصد	-0.6	-0.2	-0.6	-0.9	-1.2	-1.1						
6۔ قرضے (الف+ب)	**484.3**	**438.5**	**653.6**	**933.3**	**1,137.9**	**1,371.8**	**69.3**	**-9.5**	**-7.8**	**42.8**	**14.4**	**20.6**
(الف) بیرونی (خالص)	161.4	466.1	293.1	559.5	454.4	1,025.6	-3.1	–	-15.6	90.9	-11.5	–
(ب) ملکی (خالص)	323.0	-27.6	360.5	373.8	683.5	346.2	–	–	-0.3	3.7	42.1	-49.4

ماخذ: وزارت خزانہ

اخراجات میں بیشتر اضافہ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں ہوا، جس سے سماجی تحفظ کی گرانٹس اور زر اعانت، اور اس کے بعد سودی ادائیگیوں پر جاری اخراجات بڑھ گئے۔

مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات میں تقریباً نصف سماجی تحفظ کی گرانٹس پر خرچ کیا گیا، جس میں معاشی تحریک پیکیج کے تحت کووڈ ویکسین کی خریداری اور بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) کے شعبوں پر زیادہ توجہ دی گئی۔

اسی طرح بجلی کے شعبے کے زر اعانت کے ایک بڑے حجم کے سبب سرکلر ڈیٹ مینجمنٹ پلان کے تحت آئی پی پیز کو بقایاجات کی جزوی ادائیگی ضروری ہوگئی تھی، جس نے مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری اخراجات کو بڑھا دیا۔ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں سودی ادائیگیوں میں بھی خاصا اضافہ ہوا، جو بڑی حد تک بڑھتی ہوئی شرح سود کے حالات میں رواں شرح ملکی قرضے کے بڑھتے ہوئے حصے کے اثر کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم حکام نے مالیاتی خسارے کی مجموعی سطح کو قابو میں رکھنے کے لیے مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات کی رفتار کم کردی تھی۔

شکل4.2: رواں/ متغیر شرح ملکی قرض کا بڑھتا ہوا حصہ

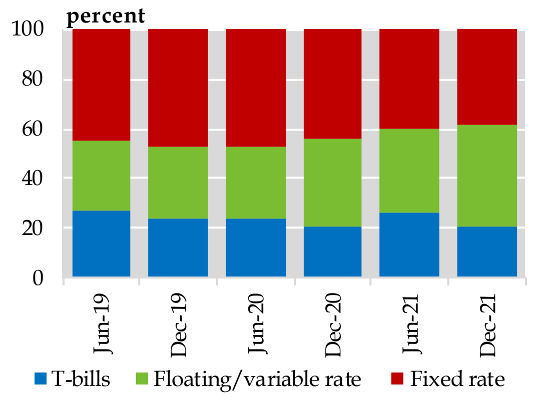

Source: State Bank of Pakistan

شکل 4.3: قرض واپس کرنے کی صلاحیت

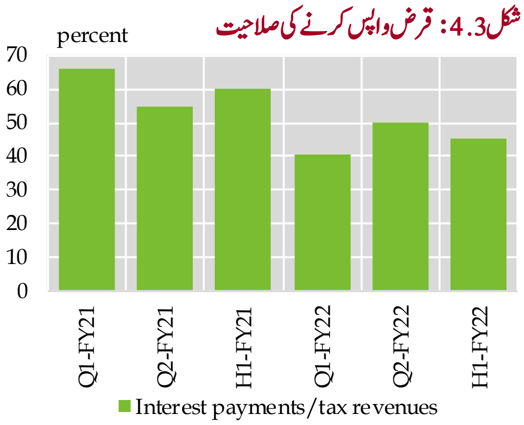

Source: Ministry of Finance, State Bank of Pakistan

محاصل کے لحاظ سے ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں قابل ذکر اضافے کے نتیجے میں مالی سال22ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی وصولیاں بڑھ گئیں۔ پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی سے کم وصولی کے سبب نان ٹیکس وصولیوں میں خاصی کمی دیکھی گئی۔ ٹیکس وصولیوں میں تقریباً تین تہائی اضافہ درآمدات سے متعلق ٹیکسوں میں ہوا، جس سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے، درآمدات کے بلند حجم اور پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔ مزید برآں، معاشی سرگرمی میں توسیع، قیمتوں کی عمومی سطح میں اضافہ اور ٹیکس انتظامیہ میں مسلسل اصلاحات سے بھی ٹیکسوں کی وصولی کو تقویت ملی۔ تاہم پیٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی کی شرحوں میں کٹوتی کے سبب ملکی سیلز ٹیکس میں کمی سے مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں ٹیکسوں کی وصولی کی رفتار میں معمولی کمی آئی۔ ملکی صارفین کو تیل کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے حکومت نے مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں پیٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی میں خاصی کمی کر دی تھی۔

اگرچہ ٹیکسوں میں درآمدات پر مبنی بھاری اضافے سے محصولاتی توازن کو محدود رکھنے میں مدد ملی، تاہم ٹیکس محاصل میں طویل مدتی بہتری کا دارومدار ٹیکس اساس کی توسیع پر ہے۔ ٹیکس قواعد اور طریقوں میں رکاوٹیں کم ٹیکسوں پر منتج ہوتی ہیں اور یہ ٹیکس اساس میں توسیع کو محدود کر دیتی ہیں (باکس 4.1)۔ ٹیکس اور جی ڈی پی کے تناسب میں بہتری لانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ ٹیکس استثنا کو عملی بنانے، ٹیکسوں کے طریقوں کو آسان اور زیادہ سے زیادہ باضابطہ بنانے پر توجہ دینا ٹیکس وصولی میں پائیدار بہتری کے حصول میں کلیدی ثابت ہوگا۔

بحیثیت مجموعی، جاری اخراجات میں اضافے نے محصولات میں توسیع کا اثر زائل کر دیا، اور یہ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں مالیاتی اظہاریوں میں بگاڑ پر منتج ہوا۔ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارہ دگنے سے زیادہ اضافے کے ساتھ 1.5 فیصد تک پہنچ گیا جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 0.7 فیصد اور گذشتہ برس کی اسی مدت میں جی ڈی پی کا 1.2 فیصد تھا۔ اسی طرح، مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں بنیادی توازن خسارے میں بدل گیا، جبکہ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں محصولاتی خسارہ بڑھ گیا (**شکل 4.1ج**)۔

بیرونی رقوم کی آمد کی دستیابی میں اضافے کے ساتھ خسارے کی مالکاری کی ضروریات میں سے بیشتر بیرونی ذرائع سے پوری کی گئیں۔ مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں باز قدر پیمائی کے بھاری نقصانات اور خسارے کی مالکاری کی ضروریات نے سرکاری قرضوں کو خاصا بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے بیشتر قرضہ طویل مدتی تمسکات کے ذریعے پورا کیا گیا۔ تاہم رواں شرح کے حامل طویل مدتی ملکی قرضہ جاتی تمسکات متعارف کرانے سے ملکی قرض کے اجزائے ترکیبی مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) اور معین شرح قرض کی جگہ متغیر شرح تمسکات پر منتقل ہوگئے ہیں (**شکل 4.2**)۔ اگرچہ اس سے سرکاری قرضے کی مجموعی

عرصیت کے خاکے میں بہتری آئی ہے، تاہم خطرۂ شرح سود بڑھ گیا ہے کیونکہ بیشتر رقوم بڑھتی ہوئی شرح سود کے حالات میں متغیر/رواں شرحوں پر حاصل کی گئی ہیں۔

عرصیت کے خاکے کی طوالت اور نئی قیمت بندی کے خطرات کے درمیان توازن برقرار رکھنا قرضہ جاتی پائیداری یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے۔ متغیر شرح تمسکات کے بڑھتے ہوئے حصے کے ساتھ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں سودی ادائیگیوں اور ٹیکس محصولات کا تناسب بگڑنا شروع ہوگیا (**شکل 4.3**)۔ مزید برآں، قرض گیری کی لاگت پر قابو پانے کے لیے قرضوں کے آپشنز کو متنوع بنانے کی ضرورت ہے۔ ایسا کرنا غیر بینک قرضوں کے پنشن فنڈز، کارپوریشنوں جیسے قرضوں کے غیر بینک ذرائع پر توجہ دے کر قرضہ منڈی کو گہرا کرنے کی اصلاحات سے ممکن ہے۔

باکس 4.1: پاکستان میں ٹیکس استثنا جنرل سیلز ٹیکس کی اساس ختم کردیتا ہے

شکل 4.1.1: پاکستان میں جی ایس ٹی کی کارکردگی

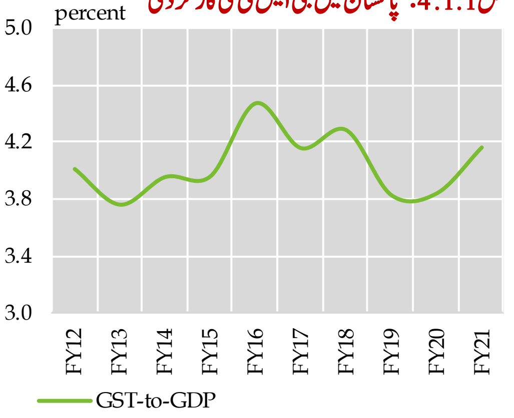

Source: Federal Board of Revenue

دیگر ترقی پذیر معیشتوں کی طرح پاکستان بھی ٹیکس محاصل جمع کرنے کے لیے جی ایس ٹی پر بہت انحصار کرتا ہے۔ ملک کے جی ایس ٹی محصولات مالی سال12ء میں جی ڈی پی کے 4.0 فیصد کی سطح سے معمولی اضافے کے ساتھ بڑھ کر مالی سال 21ء میں 4.2 فیصد ہو چکے ہیں، اور اس کے ساتھ ٹیکس کی شرح 16 فیصد سے بڑھ کر 17 فیصد ہوگئی ہے (**شکل 4.1.1**)۔[1] بحیثیت مجموعی ٹیکسوں میں جی ایس ٹی کی وصولی کا حصہ اس مدت کے دوران کسی تبدیلی کے بغیر 41 فیصد پر رہا۔ ایک بین الاقوامی تقابل سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ پاکستان میں جی ایس ٹی کی شرح ہم پلہ ممالک کی اوسط کے قریب ہے تاہم ٹیکسوں کی وصولی بین الاقوامی معیارات سے کم ہے (**شکل 4.1.2**)۔ اس کمزور کارکردگی کی کئی وجوہات ہیں جن میں ٹیکسوں سے جامع استثنا، کمزور ٹیکس انتظامیہ اور ٹیکسوں کی تعمیل کی کم سطح شامل ہیں۔ ان عوامل نے ٹیکسوں کی اساس کو بگاڑ کر جی ایس ٹی کے ملکی نظام کی کارکردگی کو متاثر کیا ہے۔ اس پس منظر میں، اس باکس میں پاکستان میں جی ایس ٹی کے نظام کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے تاکہ ٹیکس وصولی پر ان ساختی رکاوٹوں کے اثرات کو جانچا جاسکے۔

جی ایس ٹی کی کارکردگی ایک سال میں جمع شدہ اصل جی ایس ٹی محاصل اور ٹیکس کو کامل انداز میں معیاری شرح پر نافذ کرنے کے نتیجے میں جمع ہونے والے ممکنہ محاصل کا تناسب ہے، تمام خرچ پر، استثنا کی عدم موجودگی میں۔ لٹریچر میں اس خیال کو C کارکردگی کہا جاتا ہے اور اس کی پیمائش اس طرح کی جاسکتی ہے: $E^c = \frac{V}{\tau_s C}$

اس میں V کا مطلب ہے VAT محاصل، τ_s معیاری ٹیکس شرح، C کا مطلب ہے خرچ اور E^c ظاہر کرتا ہے C کارکردگی۔ C کارکردگی اصل قدر اضافی ٹیکس محاصل اور معیاری ٹیکس شرح کی پروڈکٹ اور خرچ کے تناسب [Ebrill et al (2001), Keen (2013)]۔[2,3] 100 کی قدر سے بہترین ممکنہ صورت حال کی نشاندہی ہوتی ہے، جس میں تمام صرف پر یکساں شرح سے ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔ E^c کی کم شرح سے صرف پر معیاری ٹیکس شرح سے انحراف، ٹیکسوں سے گریز، استثنا اور دیگر انتظامی مسائل کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اسی طرح، 100 سے

1 مالی سال19ء کی معاشی سست رفتاری اور مالی سال20ء میں کووڈ کے نتیجے میں سکڑاؤ کے سبب جی ایس ٹی کی وصولی کم ہو کر جی ڈی پی کا 3.8 فیصد رہ گئی۔

2 صرف کاڈیٹا نیشنل انکم اکاؤنٹس سے حاصل کیا جاتا ہے۔

3 Ebrill, L. P., Keen, M., and Perry, V. J. (2001). Understanding the Revenue Performance of VATs. In The Modern VAT. International Monetary Fund; M. Keen (2013). The anatomy of the VAT. Working Paper/13/111. Fiscal Affairs Department. Washington D.C.: IMF.

زائد قدر سے ثانوی اور حتمی صرف دونوں پر عائد لیویز سے پیدا شدہ دگنی ٹیکس کاری اور وی اے ٹی اساس میں سرمایہ کاری کی شمولیت کی عکاسی ہوتی ہے۔ لہٰذا، ایک جتنی ٹیکس شرحوں والے ممالک میں محصولات جمع کرنے کی شرحوں میں ٹیکس نظام کی مختلف کارکردگی کی وجہ سے فرق ہو سکتا ہے۔

لٹریچر کے ایک بڑے حصے میں قدر اضافی ٹیکسوں (وی اے ٹی) کی کارکردگی کو جانچنے کے لیے C کارکردگی کے تصور کو استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً، واحد (2010ء) نے مالی سال 2000ء تا 2010ء کے دوران پاکستان میں جی سی ٹی کی C کارکردگی کا تخمینہ لگایا جو 28 فیصد ہے اور نشاندہی کی گئی کہ ٹیکسوں کی مختلف شرحیں اور ٹیکس استثنا کا بلند حجم پاکستان میں ٹیکسوں کی کم کارکردگی پر منتج ہوتا ہے۔[4] اسی طرح کیوک (2016ء) نے تخمینہ لگایا کہ پاکستان میں جی ایس ٹی کی C کارکردگی 1990ء کے 0.11 سے بڑھ کر 2015ء میں 0.23 تک پہنچ گئی جس سے ٹیکس استثنا کے خاصے استعمال کی عکاسی ہوتی ہے۔[5] یوئیدہ (2017ء) نے ترقی یافتہ معیشتوں میں وی اے ٹی محصولات کی C کارکردگی کے اہم محرکات کا تجزیہ کیا اور نشاندہی کی گئی کہ C کارکردگی میں تبدیلیاں پیداواری فرق سے ہم آہنگ ہیں۔[6] لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ معاشی نمو پر جی ایس ٹی کے ٹیکسوں کے اثرات کا انحصار ٹیکس ڈیزائن پر ہے۔ C کارکردگی میں بہتری کے ذریعے جی ایس ٹی محصولات میں اضافے کو ٹیکس شرحوں میں عمومی اضافے کے مقابلے میں نمو بڑھانے والا سمجھا جاتا ہے [Ormaechea, et al (2019)]۔[7] سی کارکردگی کو مختلف ممالک میں محصولات کی کارکردگی جانچنے کا ایک عام اظہاریہ سمجھا جاتا ہے۔ او ای سی ڈی 'صرف ٹیکس کے رجحانات' پر سالانہ اشاعت میں وی اے ٹی کی کارکردگی کا تناسب شائع کرتا ہے (2020ء)۔[8]

شکل4.1.2: جی ایس ٹی کی شرحوں کا عالمی تقابل

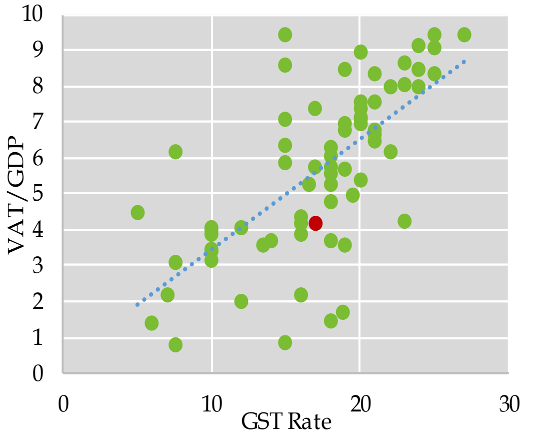

Sources: OECD Revenue Statistics & Trading Economics

مالی سال 12ء تا مالی سال 21ء کے دوران فارمولے کی بنیاد پر پاکستان کے جی ایس ٹی کے محاصل کی C کارکردگی 24 تا 29 فیصد رہی ہے، جو معمولی تبدیلی کو ظاہر کرتی ہے۔ مالی سال 21ء میں یہ تناسب 26 فیصد تھا، جبکہ مالی سال 19ء اور مالی سال 20ء میں معمولی بہتری دیکھنے میں آئی تھی (**شکل 4.1.3 الف، ب اور ج**)۔ اس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مالی سال 21ء میں ایک پوائنٹ جی ایس ٹی اور جی ڈی پی کے تناسب میں 0.26 فیصدی درجے اضافے کا ذمہ دار تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 21ء میں ٹیکس استثنا، عملدرآمد کی کم سطح اور ٹیکس انتظامیہ میں مسائل جیسی ٹیکس نظام کی خامیوں کی وجہ سے ممکنہ طور پر 74 فیصد جی ایس ٹی محاصل جمع نہ کیے جا سکے۔

[4] یو. واحد (2010ء)۔ پاکستان میں اصلاح شدہ سیلز ٹیکس/وی اے ٹی کا معاشی تجزیہ۔ والیم 10 نمبر 1۔ ایف بی آر سہ ماہی تجزیہ۔ اسٹریٹجک پلاننگ اور ریسرچ و شماریات ونگ۔ اسلام آباد: ایف بی آر۔

[5] M. S. Cevik (2016). Unlocking Pakistan's revenue potential. Working Paper/16/182. Fiscal Affairs Department. Washington D.C.: IMF

[6] M. J. Ueda (2017). The evolution of potential VAT revenues and C-efficiency in advanced economies. Working Paper/17/158. Fiscal Affairs Department. Washington D.C.: IMF.

[7] Ormaechea, M. S. A., & Morozumi, A. (2019). The value added tax and growth: Design matters. Working Paper/19/96. Institute for Capacity Development. Washington D.C.

[8] OECD (2020), Consumption Tax Trends 2020: VAT/GST and Excise Rates, Trends and Policy Issues, OECD Publishing, Paris, https://doi.org/10.1787/152def2d-en.

شکل 4.1.3الف: جی ایس ٹی سے استثنا اور ٹیکس کارکردگی

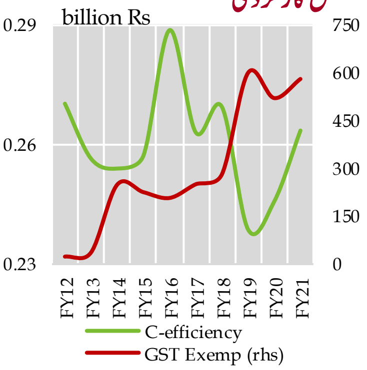

شکل 4.1.3ب: جی ایس ٹی رجحان سی کارکردگی سے ہم آہنگ

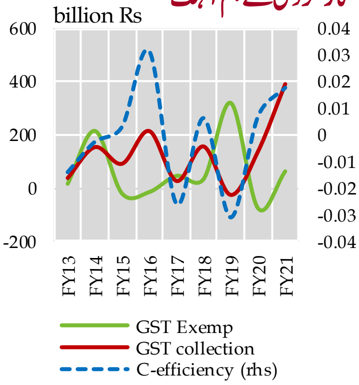

شکل 4.1.3ج: جی ایس ٹی وصولیوں کے اہم محرکات

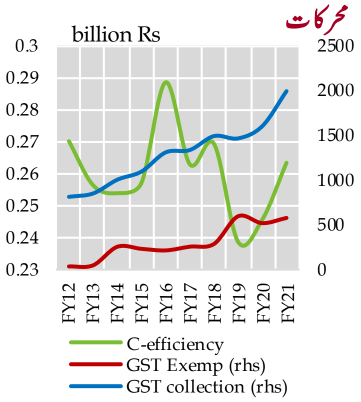

Source: FBR, SBP estimates

بین الاقوامی تقابل سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ پاکستان میں جی ایس ٹی کی C کارکردگی بدترین کارکردگی کے حامل افریقی ممالک کی نسبت بہتر ہے، لیکن یہ ایشیا میں کم ترین ہے، اور یورپی یونین اور او ای سی ڈی ممالک کے مؤثر وی اے ٹی نظاموں سے بھی کم ہے (**شکل 4.1.4**)۔[9]

جی ایس ٹی محاصل کے رجحانات اور اس کے اہم محرکات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 12ء تا 21ء کے دوران C کارکردگی نے جی ایس ٹی کی وصولی پر خاصے اثرات مرتب کیے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جی ایس ٹی کی وصولی کو ٹیکسوں کی شرحوں میں عمومی اضافہ متعارف کرائے بغیر ٹیکس نظام کی C کارکردگی میں بہتری لا کر بڑھایا جا سکتا ہے۔ ایک طویل مدتی تقابل سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 12ء تا 21ء کے دوران جی ایس ٹی سے استثنا میں خاصے اضافے سے اس مدت میں جی ایس ٹی کی C کارکردگی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً برآمدی نوعیت کے پانچ شعبے (ٹیکسٹائل، چمڑا، قالین، کھیلوں کا سامان اور آلات جراحی) مالی سال 12ء سے صفر درجہ بندی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ مالی سال 19ء میں ایسے شعبوں کو دیے گئے استثنا کا محصولاتی اثر 86.7 ارب روپے تھا۔ محصولات جمع کرنے میں بہتری لانے کی غرض سے یہ استثنا مالی سال 20ء میں ختم کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں مالی سال 20ء میں ٹیکس استثنا میں 73 ارب روپے کی کمی دیکھی گئی۔

شکل 4.1.4د: وی اے ٹی کی سی کارکردگی، ملکی تقابل

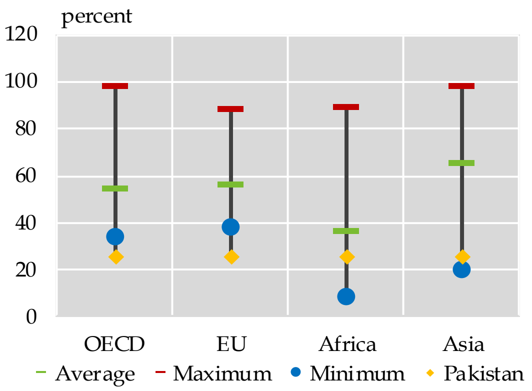

Source: OECD Revenue Statistics & Trading Economics

ان مستثنیات کے نتیجے میں قابل ٹیکس صرف کم ہو گیا جس سے جی ایس ٹی کی ٹیکس اساس سکڑ گئی۔ لہٰذا، جن برسوں میں ٹیکسوں میں استثنا کو بڑھایا گیا، ان میں C کارکردگی میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔ مزید برآں، پاکستان میں ٹیکس انتظامیہ کو بہتر بنانے اور ٹیکس اساس کی توسیع کا عمل جاری ہے۔ ٹیکس مستثنیات کو عملیت پسند بنانے پر پائیدار توجہ، ٹیکس اساس میں توسیع اور بہتر ٹیکس انتظامیہ ٹیکس محاصل میں طویل مدتی اضافہ یقینی بنانے میں کلیدی ثابت ہو گا۔

[9] او ای سی ڈی محصولاتی شماریات، 2020ء جو اس لنک پر دستیاب ہے www.stats.oecd.org/Index.aspx?DataSetCode=RS_GBL۔ 15 جنوری 2022ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

شکل 4.4 جمع شدہ محاصل بلحاظ ہدف

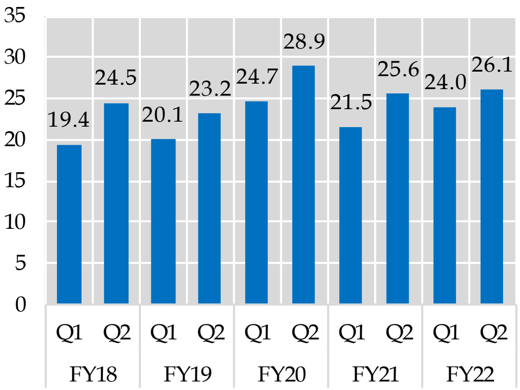

Source: Ministry of Finance

4.2 محاصل

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں محصولات جمع کرنے میں 18 فیصد کا قابل ذکر اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس یہ اضافہ 3.7 فیصد تھا۔ یہ تمام اضافہ ٹیکس محاصل میں ہوا، جس نے اس مدت میں غیر ٹیکس محاصل میں 14.6 فیصد کمی کی تلافی کر دی **(جدول 4.2)**۔ سہ ماہی کارکردگی کے لحاظ سے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولیوں میں نمایاں سست رفتاری دیکھنے میں آئی۔ دوسری جانب، مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران این ٹی آر وصولیوں میں کسی حد تک بہتری آگئی۔

شکل 4.5: ٹیکس وصولی بمقابلہ ہدف

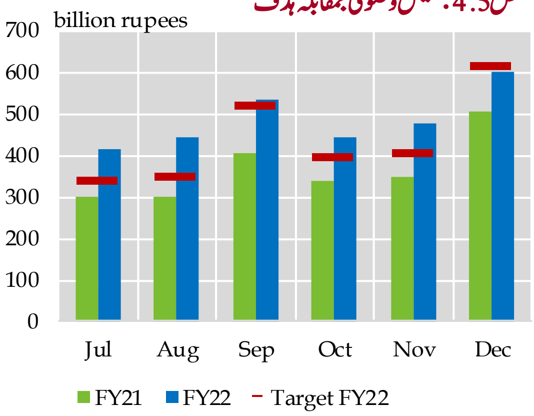

Source: Federal Board of Revenue

مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولیوں میں سست رفتاری ملکی سیلز ٹیکس سے وصولیوں میں کمی کے نتیجے میں ہوئی۔ خصوصاً، پیٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی کی وصولی میں کمی دیکھی گئی جس کی وجوہات میں جی ایس ٹی کی شرح میں کمی کے ساتھ ساتھ پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں کمی شامل تھی۔ دوسری جانب، مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران این ٹی آرز کے سکڑنے کی رفتار میں معمولی کمی کے بعد پیٹرولیم مصنوعات پر پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی کی شرحوں میں اضافہ ہو گیا۔

جدول 4.2: محاصل کی مجموعی وصولی

ارب روپے؛ نمو فیصد میں

	وصولی						نمو					
	پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی ششماہی		پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی ششماہی	
	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء
مجموعی محاصل (1+2)	**1478.7**	**1808.5**	**1872.4**	**2147.5**	**3351.2**	**3956.0**	**-0.7**	**22.3**	**7.4**	**14.7**	**3.7**	**18.0**
1۔ ٹیکس محاصل (الف+ب)	1122.4	1532.8	1333.5	1658.3	2455.9	3191.0	5.0	36.6	7.6	24.4	6.4	29.9
(الف) وفاقی	1010.6	1398.0	1199.4	1521.8	2210.0	2919.8	4.8	38.3	6.2	26.9	5.6	32.1
(ب) صوبائی	111.8	134.8	134.1	136.4	245.9	271.2	7.0	20.6	22.0	1.8	14.7	10.3
2۔ غیر ٹیکس محاصل	356.3	275.7	538.9	489.2	895.3	764.9	-15.2	-22.6	6.9	-9.2	-3.1	-14.6

ماخذ: وزارت خزانہ

جدول 4.3: ایف بی آر ٹیکس وصولی

ارب روپے، نمو فیصد میں

	وصولی						نمو					
	پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی ششماہی		پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی ششماہی	
	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء
ایف بی آر ٹیکس (الف+ب)	**1,010.2**	**1,396.4**	**1,193.8**	**1,523.4**	**2,204.0**	**2,919.9**	**4.8**	**38.2**	**5.7**	**27.6**	**5.3**	**32.5**
(الف) بلاواسطہ ٹیکس	362.7	481.4	463.5	539.9	826.2	1,021.4	2.0	32.7	8.1	16.5	5.3	23.6
(ب) بالواسطہ ٹیکس	647.6	915.0	730.3	983.5	1,377.8	1,898.5	6.4	41.3	4.3	34.7	5.3	37.8
درآمدات سے متعلق	390.1	644.2	452.7	725.3	842.8	1,369.5	3.7	65.1	13.5	60.2	8.8	62.5
کسٹم ڈیوٹی	154.2	218.8	179.9	258.4	334.1	477.2	-0.9	41.9	4.3	43.6	1.8	42.8
سیلز ٹیکس	434.9	625.3	481.9	649.7	916.8	1,275.0	7.7	43.8	6.0	34.8	6.8	39.1
درآمدات	235.9	425.4	272.7	466.9	508.6	892.3	7.0	80.4	20.5	71.2	13.8	75.4
ملکی	199.0	199.9	209.1	183.8	408.1	383.7	8.1	0.4	-7.8	-12.1	-0.7	-6.0
وفاقی ایکسائز	58.4	70.9	68.5	75.4	126.9	146.3	18.8	21.4	-6.2	10.1	3.8	15.3

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

ایف بی آر وصولیاں

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں 32.5 فیصد توسیع ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.3 فیصد کا اضافہ ہوا تھا (**جدول 4.3**)۔ ایسا دوسری سہ ماہی کے دوران ملکی سطح پر جی ایس ٹی کی وصولی میں کمی کے باوجود دیکھا گیا۔ درآمدات سے متعلق ٹیکسوں، جی ایس ٹی اور کسٹم ڈیوٹی کا اس اضافے میں بڑا حصہ تھا (**جدول 4.4**)۔ مزید برآں، گذشتہ برس کے مقابلے میں معاشی سرگرمی میں بہتری اور ٹیکس انتظامیہ کی مسلسل کوششوں سے اس اضافے کو مزید تقویت ملی۔ ان عوامل کی بدولت ایف بی آر کی ششماہی وصولی کا ہدف 285 ارب روپے زائد رہا۔ مالی سال22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکس وصولی سالانہ بجٹ کے ہدف کے 50 فیصد کی سطح پر تھی، جو گذشتہ چند برسوں میں دیکھی گئی سطح سے تجاوز کر گئی۔ مالی سال20ء ذرا مختلف سال تھا، جس میں کووڈ19 پھیلنے کے بعد ہدف پر دو مرتبہ نظر ثانی کی گئی (**شکل 4.4** اور **4.5**)۔

ٹیکس انتظامیہ کی کوششیں

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکس انتظامیہ کی اصلاحات میں تیزی آگئی، جس کا مقصد انتظامی کارکردگی میں بہتری لانا، ٹیکس چوری کو محدود کرنا اور کاروبار کرنے میں آسانی کو یقینی بنانا ہے۔

اس ضمن میں کیے گئے بعض اقدامات یہ ہیں: (i) تمباکو اور چینی کے شعبوں کے لیے ٹریک اینڈ ٹریس سسٹم متعارف کرانا تاکہ معیشت کو دستاویزیت میں سہولت ملے اور ان شعبوں میں ٹیکس چوری کو روکا جاسکے (**باکس 4.2**)۔[10] (ii) پی او ایس

جدول 4.4: درآمدات سے متعلق ٹیکس، پہلی ششماہی

ارب روپے، نمو فیصد میں

			نمو	
	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء
درآمدات سے متعلق ٹیکس	**937.3**	**1,505.1**	**21.0**	**60.6**
سیلز ٹیکس (درآمدات)	508.6	892.3	13.8	75.4
کسٹم ڈیوٹی	334.1	477.2	3.0	42.8
ودہولڈنگ ٹیکس (درآمدات)	90.8	132.4	-14.2	45.8

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

[10] تمباکو اور چینی پر ٹی ٹی ایس اکتوبر اور نومبر 2021ء میں عائد کیا گیا۔

نظام پر بڑے ریٹیلروں کو مربوط بنانے کا آغاز۔ ایف بی آر نے مالی سال 21ء میں سطحِ اوّل کے خردہ فروشوں کو یکجا کر کے پی او ایس انوائسنگ نظام متعارف کرایا۔ دستاویزیت میں بہتری لانے اور ٹیکس اساس میں توسیع کے لیے اب اس نظام کو بڑے خردہ فروشوں سے منسلک کیا گیا ہے۔ مالی سال 21ء میں اس نظام میں مجموعی طور پر 1572 خردہ فروشوں کو شامل کیا گیا اور 14,160 پی او ایس مشینوں نصب کی گئیں۔[11] ان کوششوں کے تسلسل میں فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے مالی سال 22ء میں 500 سب سے بڑے خردہ فروشوں کو شامل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے، اور (iii) صوبائی محصولاتی حکام کے اشتراک سے سنگل سیلز ٹیکس کا ایک پورٹل متعارف کرایا گیا، اور اس اقدام سے ٹیکس تعمیل پر خرچ ہونے والے وقت اور اخراجات میں کمی لا کر کاروبار کرنے کی لاگت میں کمی آئے گی۔ مثلاً، اس پورٹل سے ٹیکس دہندگان کو صوبائی محصولات کے پورٹل پر پچھلے طریقے کے مطابق چھ گوشواروں کے بجائے سنگل ماہانہ سیلز ٹیکس گوشوارے جمع کرانے کی اجازت ہوگی، (iv) ایف بی آر نے پاکستان سنگل ونڈو متعارف کرائی ہے تاکہ قانونی تجارت کے لیے کلیئرنس کے وقت کو کم سے کم کیا جاسکے، اور (v) ٹیکس انتظامیہ تک رسائی کے لیے ای سماعت کا ایک طریقہ کار وضع کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں تعمیل کے وقت میں کمی آئے گی۔

مزید برآں، حکام نے نامزد غیر مالی کاروبار اور پیشوں (ڈی این ایف بی پیز) کے حوالے سے انسداد منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی فنانسنگ کی روک تھام (اے ایم ایل / سی ایف ٹی) کے بارے میں فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کے ایکشن پلان پر عملدرآمد جاری رکھا۔ اس پس منظر میں ایف اے ٹی ایف کے جون 2021ء کے اجلاس میں نامزد غیر مالی کاروباروں اور پیشوں کے لیے دو مخصوص اقدامات کی منظوری دی گئی تھی جنہیں ایف بی آر ریگولیٹ کرتا ہے۔ تب سے ایف بی آر نامزد غیر مالی کاروبار اور پیشوں کو اے ایم ایل / سی ایف ٹی ضوابط پر عملدرآمد میں سہولت دینے کے لیے مشکوک ٹرانزیکشن رپورٹ (ایس ٹی آر) جاری کرنے سمیت ایک آن لائن پورٹل اور موبائل ایپلی کیشن متعارف کرا چکا ہے۔ اسی طرح، ایف بی آر ٹیکس چوری کو کم سے کم کرنے اور عدم تعمیل پر جرمانے نافذ کرنے کے لیے نامزد غیر مالی کاروباروں اور پیشوں کے متعدد معائنے کر چکا ہے۔[12]

بلاواسطہ ٹیکسوں کی کارکردگی مضبوط رہی

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں بلاواسطہ ٹیکسوں کی وصولیوں میں مضبوط نمو ہوئی۔ یہ سارا اضافہ درآمدی ٹیکسوں کا مرہون منت تھا کیونکہ اس مدت میں ملکی سیلز ٹیکس وصولی کم رہی۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان ٹیکسوں میں تقریباً ایک تہائی اضافہ پیٹرولیم مصنوعات سے حاصل ہوا (**شکل 4.6**)۔ یہ اضافہ بڑھتے ہوئے درآمدی حجم، تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے مشترکہ اثر کو ظاہر کرتا ہے (**شکل 4.7**)۔

شکل 4.6: بالواسطہ ٹیکسوں میں آمدنی کے اہم ذرائع، پہلی ششماہی کی نمو میں حصہ

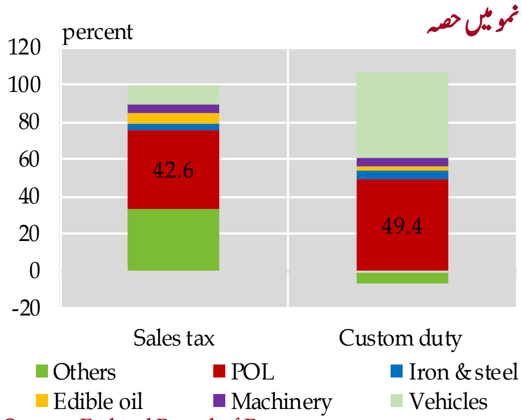

Source: Federal Board of Revenue

[11] ایف بی آر کا ششماہی جائزہ برائے جولائی تا دسمبر 22-2021ء (والیم 21، نمبر 1)۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو میں وسائل جمع کرنے کی کوششوں کا جائزہ۔

[12] ماخذ: ایف بی آر پریس ریلیز بتاریخ 21 اکتوبر 2021ء جو اس لنک پر دستیاب ہے: https://www.fbr.gov.pk/pr/fbr-completes-fatf-actions-on-dnfbps-ahead-of/163201۔ 15 جنوری 2022ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

باکس 4.2: ٹریک اینڈ ٹریس سسٹم: پاکستان میں ٹیکسوں سے گریز پر قابو پانے کے لیے اقدام

ایف بی آر نے مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں تمباکو اور چینی کے شعبوں میں ٹریک اور ٹریس نظام نافذ کیا، جس کا مقصد ٹیکس وصولی میں بہتری تھا۔ ٹریک اور ٹریس نظام ٹیکسوں سے گریز اور اشیا کی غیر قانونی پیداوار / رسد کے خاتمے کے لیے خردہ فروشوں کو پیداوار / درآمدات کی پوری رسدی زنجیر کے لیے اشیا کی الیکٹرانک نگرانی یقینی بناتا ہے۔ اس کا نفاذ منفرد شناختی مارکنگ (یو آئی ایم) یا ٹیکس اسٹیمپوں سے کیا جاتا ہے جو ڈجیٹل خصوصیات سے لیس ہوتی ہیں۔ ان اسٹیمپس کا اطلاق پیدا ہونے والی اشیا کے ہر پیچ پر ہوتا ہے جنہیں مارکیٹ میں فراہم کیا جاتا ہے اور اس طرح رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ رسد کے درمیان فرق کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس نظام سے ٹیکس حکام کو اسمگل شدہ، جعلی اور غیر رجسٹرڈ مصنوعات کی رسد جانچنے میں سہولت ملتی ہے۔ مزید بر آں، ٹریک اور ٹریس نظام سے ٹیکس وصول کرنے والی اتھارٹی کو پیداواری حجم کے ایک مرکزی پوائنٹ پر قریب ترین بروقت ڈیٹا جمع کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

عالمی سطح پر ایک دہائی سے زائد عرصہ میں تمباکو کو جانچنے کے لیے مختلف قسم کے مانیٹرنگ نظام موجود رہے ہیں۔ اس وقت ٹریک اینڈ ٹریس سسٹم دنیا بھر کے 80 سے زائد ممالک میں استعمال کیا جارہا ہے۔[13] تاہم، تمباکو مصنوعات کی غیر قانونی تجارت روکنے کے پروٹوکول پر عالمی ادارہ صحت کا فریم ورک کنونشن برائے تمباکو کنٹرول (آئی ٹی پی) 2018ء میں نافذ کیا گیا۔[14] آئی ٹی پی کے تحت ضروری ہے کہ تمام فریق تمباکو کی تجارت کی نگرانی کے لیے ٹریک اور ٹریس نظام متعارف کرائیں۔

پیداوار / فروخت کی سرگرمیوں کی نگرانی اور معلومات جمع کرنے کے ایک قابل بھروسہ نظام کی عدم موجودگی، ایف بی آر کی ٹیکس وصولی کی کوششوں میں ایک اہم رکاوٹ رہی ہے۔ خصوصاً، بعض اشیا کی پیداوار اور فروخت کی مقررہ حجم سے کم رپورٹنگ کی وجہ سے ہر سال ملکی سطح پر بالواسطہ ٹیکسوں کی آمدنی کی خاصی رقم وصول نہیں جاسکتی۔ مثلاً، ایف بی آر کے تخمینے کے مطابق ہر سال صرف تمباکو کے شعبے میں 70 ارب روپے کے ٹیکس چوری ہو جاتے ہیں۔[15]،[16] اس ممکنہ آمدنی سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایف بی آر چند برسوں سے ٹی ٹی ایس کو متعارف کرانے کے مرحلے سے گزر رہا تھا۔ تاہم اس نظام کو ماہرین کی کمی اور قانونی مسائل جیسے بعض چیلنجوں کی وجہ سے متعارف نہیں کرایا جاسکا تھا۔[17] مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں حکام نے تمباکو اور چینی کے شعبوں پر نگرانی کے اس نظام کا کامیابی کے ساتھ نفاذ کیا، جس کا مقصد مستقبل قریب میں کھاد، سیمنٹ اور مشروبات کے شعبوں تک اس کی کوریج کو توسیع دینا تھا۔

قبل ازیں ایف بی آر نے 2019ء میں اس نظام کو متعارف کرانے کی کوششوں کے سلسلے میں ٹی ٹی ایس کے قواعد وضع کیے تھے۔[18] ان قواعد کے مطابق ٹی ٹی ایس سروس فراہم کنندہ مخصوص شعبوں کی تمام پیداواری تنصیبات اور درآمدی اسٹیشنوں پر اسٹیمپنگ مشینوں کی تنصیب یقینی بنانے کا ذمہ دار ہے۔ ان مشینوں کو ایف بی آر میں واقع مرکزی نظام (مرکزی کنٹرول روم) کے ساتھ مربوط کیا جانا ہے تاکہ پیداواری حجم کو بروقت درج کیا جاسکے۔ پیداواری مقامات سے ترسیل سے قبل تیار ہونے والے ہر پیکیج (بشمول مخصوص اشیا کے ٹن، کنٹینر یا بوتل) پر اسٹیمپ لگانا ضروری ہے۔ ٹیکس اسٹیمپ ایک فیتے، اسٹکر، لیبل، بارکوڈ وغیرہ کی شکل میں ہوسکتے ہیں۔ اشیا سازی کے مقام پر تمام پیداواری سہولتوں کو نظام کی تنصیب، معمول کی پیداواری سرگرمیوں اور نظام کے معائنے کے لیے دستیاب ہونا چاہیے۔ ٹیکس اسٹیمپوں / اسٹکروں کی مطلوبہ مقدار فراہم کرنے کی ذمہ داری بھی مینوفیکچرر کی ہے۔

---

[13] ماخذ: ایف بی آر نیوز لیٹر، ریونیوز، شمارہ برائے نومبر 2021 درج ذیل لنک پر دستیاب ہے:
https://download1.fbr.gov.pk/Docs/2022161614145437ReveNewsIssueNovember2021Eng.pdf

[14] عالمی ادارۂ صحت، اس لنک پر دستیاب ہے: https://www.who.int/fctc/protocol/illicit_trade/protocol-publication/en/, https://www.who.int/fctc/mediacentre/news/2018/protocol-officially-entering-into-force/en/، 15 جنوری 2022ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

[15] ایف بی آر نیوز لیٹر، ریونیوز، شمارہ مہینہ، نومبر 2021ء۔

[16] مالی سال 21ء میں تمباکو کے شعبے میں بلاواسطہ ٹیکسوں کے محاصل (ملکی مرحلے پر) 135.3 ارب روپے تھے۔

[17] ٹی ٹی ایس کو ابتدائی طور پر 2019ء میں متعارف کرایا گیا تھا، تاہم قانونی چارہ جوئیوں کے مسائل کی وجہ سے اسے نافذ نہیں کیا جاسکا۔
https://download1.fbr.gov.pk/SROs/2019226162246842SRO250of2019SalesTaxRules2006.pdf, https://www.fbr.gov.pk/fbr-clarifies-the-delay-in-the-implementation-of-track--trace-system/132239، 15 جنوری 2022ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

[18] ایس آر او 250(I)/2019ء بتاریخ 26 فروری 2019ء۔

ایف بی آر نے 2019ء میں ان لینڈ ریونیو انفورسمنٹ نیٹ ورک (آئی ای آر این) کے نام سے عملدرآمد اور نگرانی کا ایک ونگ قائم کیا ہے تاکہ ٹی ٹی ایس کے موثر انداز میں کام کرنے کو یقینی بنایا جاسکے اور ان مخصوص شعبوں میں ٹیکس چوری کو ختم کیا جائے۔ آئی آر ای این کے موبائل اسکواڈز، رسدی گاڑیوں اور اسٹور یج کے مقامات کی جانچ کرتے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ مصنوعات پر اسٹیمپ لگایا گیا ہے، اور ٹیکس اسٹیمپوں کے بغیر مصنوعات کو ضبط کیا جارہا ہے۔ مثلاً آئی آر ای این نے جولائی تا نومبر 2021ء میں تمباکو اور چینی کے شعبوں میں بھاری رقم کی ٹیکس چوری کو شناخت کیا ہے۔[19]

جدول 4.5: بالواسطہ ٹیکسوں میں درآمدات سے متعلق ٹیکس، پہلی ششماہی

ارب روپے، نمو فیصد میں

	م س21ء	م س22ء	نمو م س21ء	نمو م س22ء
(الف) سیلز ٹیکس	**508.6**	**892.3**	**9.7**	**75.4**
پیٹرولیم مصنوعات	109.8	273.2	-14.0	148.9
لوہا اور فولاد	59.4	72.1	10.7	21.4
خوردنی تیل	31.1	55.0	28.1	76.8
مشینری	33.3	49.3	4.6	48.2
گاڑیاں	28.2	67.6	21.6	140.1
(ب) کسٹم ڈیوٹی	**334.1**	**477.2**	**3.0**	**42.8**
پیٹرولیم مصنوعات	40.3	110.9	-11.1	175.1
گاڑیاں	36.9	102.6	20.7	177.9
لوہا اور فولاد	27.3	33.4	20.0	22.5
مشینری	17.7	23.6	7.7	33.4
خوردنی تیل	15.9	20.3	3.6	27.5
کل (الف+ب)	**842.8**	**1,369.5**	**4.1**	**62.5**

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

اسی طرح، ملکی منڈی میں گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی طلب اور اس کے نتیجے میں الگ الگ پرزوں کی شکل میں اور مکمل ساختہ یونٹوں کی درآمدات میں اضافے سے بھی مالی سال22ء کی پہلی پوری ششماہی میں متعلقہ درآمدی ٹیکسوں کو بھی بڑھادیا (**جدول 4.5**)۔ ٹیکس وصولیوں کو مزید تحریک غذائی درآمدات سے ملی، جو بیشتر قیمت پر مبنی تھا، کیونکہ عالمی منڈیوں میں غذائی اشیا کی بلند قیمتوں نے درآمدی قدر کو بڑھادیا تھا، جس سے سال کے دوران وصولی کو بڑھانے میں مدد ملی۔

شکل 4.7: درآمدات پر ٹیکسوں میں اضافے کے محرکات (سال بسال نمو): پہلی ششماہی

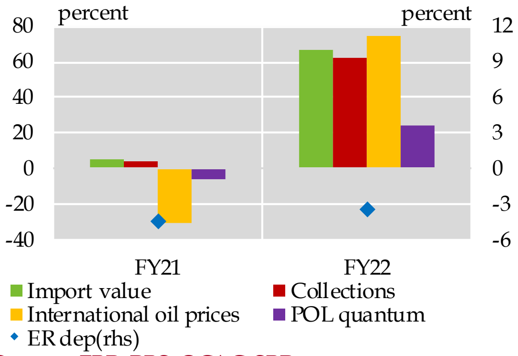

Sources: FBR, PBS, OCAC, SBP

پیٹرولیم مصنوعات پر جنرل سیلز ٹیکس کی کم شرحوں کے سبب ملکی ٹیکس وصولی میں کمی واقع ہوئی

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں ملکی سیلز ٹیکس وصولی میں 6.2 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس اس میں 3.2 فیصد اضافہ ہوا تھا (**جدول 4.6**)۔ اس کمی میں سے بیشتر مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں دیکھی گئی جب دسمبر 2021ء میں پیٹرول پر جی ایس ٹی کی شرح کو صفر کردیا گیا تھا (**شکل 4.8**)۔

[19] جولائی تا نومبر مالی سال22ء میں ضبط شدہ غیر قانونی سگریٹوں کی مالیت 178 ملین روپے تھی، جبکہ چینی کے معاملے میں آئی آر ای این نے نومبر 2021ء سے بغیر مہر والی چینی کی 172 بوریاں پکڑی تھیں۔

مزید برآں، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کی کمزور فروخت نے وصولی کو مزید کمزور کیا (**جدول 4.7**)۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ صرف ملکی سطح پر پیٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی کے سکڑنے کے سبب بجلی، چینی، الیکٹرانکس اور سگریٹوں سے وصولی میں اضافے کا اثر زائل ہو گیا۔ تاہم معاشی سرگرمی کی وسعت کے ساتھ ساتھ قیمتوں کی عمومی سطح گذشتہ برس کے مقابلے میں زائد رہی، جس سے جی ایس ٹی کی وصولی کو کچھ مدد ملی۔ مزید برآں، محصولاتی نقصان ختم کرنے کے لیے ٹریک اور ٹریس کے نظام کے نفاذ سے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی سطح پر چینی اور سگریٹوں کی وصولیوں کو تقویت ملی۔

ایف ای ڈی کے معاملے میں مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں وصولیاں بڑھ کر 146.3 ارب روپے تک پہنچ گئیں جو گذشتہ برس 126.9 ارب روپے تھیں۔ اس میں اہم حصہ سگریٹوں کا ہے، جن سے گاڑیوں کے بعد مجموعی ایف ای ڈی وصولی کو بڑھانے میں مدد ملی۔ مزید برآں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں گاڑیوں کی فروخت کی رفتار میں مسلسل اضافے سے بھی ان وصولیوں کو مدد ملی۔

شکل 4.8: کم شرحوں کے سبب جی ایس ٹی (ملکی) وصولیوں میں کمی

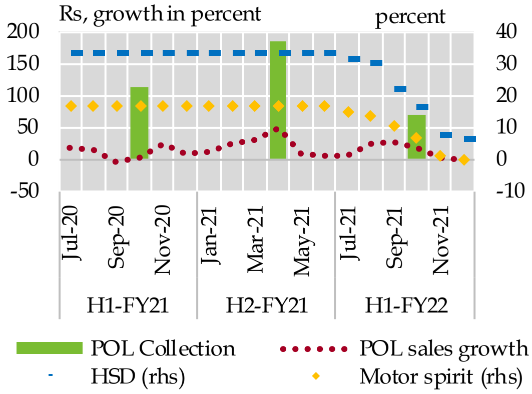

Source: FBR and OCAC

ودہولڈنگ ٹیکس اور رضاکارانہ ادائیگیوں کی بلند سطح سے بلاواسطہ ٹیکس وصولیوں میں بہتری آئی

مسلسل انتظامی کوششوں اور انکم ٹیکس اصلاحات نے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلاواسطہ ٹیکسوں کی وصولی میں اضافہ کر دیا۔ ایف بی آر کے ٹیکسوں میں

جدول 4.6: ملکی ٹیکس، پہلی ششماہی

ارب روپے، نمو فیصد میں

			نمو	
	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء
(الف) سیلز ٹیکس	**408.1**	**382.7**	**-0.6**	**-6.2**
پیٹرولیم مصنوعات	114.6	68.9	-16.1	-39.8
بجلی	77.0	78.7	37.0	2.3
سیمنٹ	27.3	31.0	147.0	13.6
چینی	14.2	17.8	-14.1	25.9
سگریٹ	11.2	14.0	23.9	25.0
گاڑیاں	4.8	2.4	27.8	-50.0
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	**126.9**	**146.3**	**1.5**	**15.3**
سگریٹ	44.7	52.7	26.1	18.1
سیمنٹ	37.5	35.1	5.8	-6.5
گاڑیاں	1.9	9.4	n-a	408.3
کل (الف+ب)	**535.1**	**529.0**	**-0.1**	**-1.1**

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

شکل 4.9: ودہولڈنگ ٹیکسوں کی نمو میں حصہ: پہلی ششماہی م س 22ء

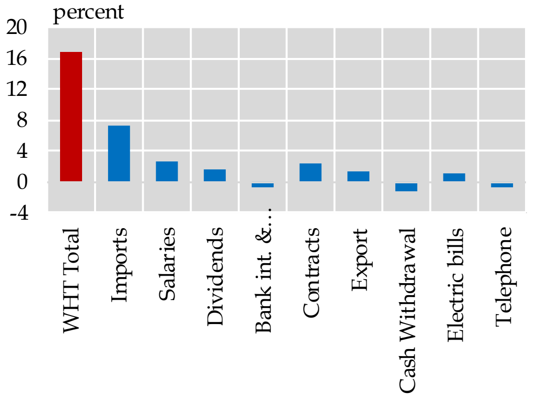

Source: Federal Board of Revenue

مجموعی اضافے کا تقریباً ایک تہائی اس مدت کے دوران بلاواسطہ ٹیکسوں سے حاصل ہوا۔ اس نمو میں اہم حصہ ودہولڈنگ ٹیکسوں اور اس کے بعد رضاکارانہ ادائیگیوں کا تھا۔

سہ ماہی تجزیے سے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں بلاواسطہ ٹیکسوں کی وصولی کی رفتار میں سست رفتاری کا پتہ چلتا ہے۔ اس سے جزوی طور پر مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں انکم ٹیکس گوشوارے جمع کرانے کے ارتکاز کے اثرات کی نشاندہی ہوتی ہے کیونکہ اس سال انکم ٹیکس گوشوارے جمع کرانے کی آخری تاریخ 15 اکتوبر تھی۔ بحیثیت مجموعی، ٹیکس دہندگان نے آخری تاریخ تک 2.6 ملین گوشوارے جمع کرائے اور ٹیکس کی مد میں 48.6 ارب روپے کی ادائیگی کی گئی۔ اس میں سے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.86 ملین گوشوارے جمع کرائے گئے، جن سے 39 ارب روپے کی ٹیکس ادائیگی کی گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 6.9 ارب روپے تھے۔[20]

جدول 4.8: بلاواسطہ ٹیکس، پہلی ششماہی

ارب روپے، فیصد

			نمو	
	م س 21ء	م س 22ء	م س 21ء	م س 22ء
عندالطلب وصولی	**38.5**	**20.3**	**95.3**	**-47.3**
رضاکارانہ ادائیگی	**256.7**	**312.0**	**3.4**	**21.5**
منافع	45.1	66.7	n-a	47.8
ودہولڈنگ ٹیکس	**569.3**	**665.1**	**4.6**	**16.8**
درآمدات	90.8	132.4	-14.2	45.8
تنخواہیں	69.8	84.5	21.4	21.0
منافع منقسمہ	30.1	39.1	-1.1	30.1
بینک سود اور تمسکات	67.6	64.5	19.3	-4.6
معاہدے	120.3	133.8	6.7	11.2
برآمدات	20.2	27.8	1.7	37.5
نکلوائی گئی نقد رقوم	6.9	0.3	-19.5	-96.3
بجلی کے بل	25.9	31.8	4.1	22.9
ٹیلی فون	30.8	27.4	13.8	-11.0
دیگر ودہولڈنگ ٹیکس	190.6	210.8	5.1	10.6
مجموعی بلاواسطہ ٹیکس	**829.2**	**1,021.4**	**5.6**	**23.2**

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

جدول 4.7: معاشی نمو کے اظہاریے

فیصد

	بڑے پیمانے کی اشیاسازی		گاڑیوں کی فروخت		پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت		بجلی		فولاد		جلد فروخت والی اشیا	
	م س 21ء	م س 22ء	م س 21ء	م س 22ء	م س 21ء	م س 22ء	م س 21ء	م س 22ء	م س 21ء	م س 22ء	م س 21ء	م س 22ء
پہلی سہ ماہی	-2.6	9.7	9.9	57.3	10.5	17.9	1.3	7.9	26.0	29.3	23.0	23.1
دوسری سہ ماہی	5.5	5.6	43.7	46.2	11.5	6.3	4.2	11.7	53.2	43.2	17.8	22.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، پی اے ایم اے، او سی اے سی اور بینک دولت پاکستان

[20] انکم ٹیکس گوشوارے جمع کرانے کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور آخر جنوری 2022ء تک گوشواروں کی مجموعی تعداد 3 ملین اور ٹیکس ادائیگی 69.8 ارب روپے تھی، جبکہ مالی سال 21ء میں 52.7 ارب روپے ادائیگی کے ساتھ 3.3 ملین گوشوارے جمع کرائے گئے تھے۔

جدول 4.9: غیر ٹیکس محاصل (مجموعی)

ارب روپے، نمو فیصد میں

	پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی ششماہی		نمو		
	م س21ء	م س 22ء	م س21ء	م س 22ء	م س21ء	م س 22ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی ششماہی
اسٹیٹ بینک کا منافع	105.0	109.0	267.5	271.0	372.5	380.0	3.8	1.3	2.0
پی ٹی اے کا منافع	8.2	30.1	10.5	8.8	18.6	38.9	269.2	-16.1	108.9
مارک اپ (پی ایس ایز اور دیگر)	25.7	19.5	18.3	13.1	44.0	32.6	-24.1	-28.4	-25.9
تیل اور گیس پر رائلٹی	14.6	21.7	20.5	17.3	35.1	39.1	48.5	-15.5	11.2
منافع منقسمہ	1.5	1.9	10.4	24.1	11.9	26.0	27.3	132.0	118.8
پاسپورٹ اور دیگر فیس	3.0	6.1	4.0	4.3	7.0	10.4	106.7	6.8	49.2
دفاع	2.9	2.8	3.7	4.9	6.5	7.7	-1.3	34.3	18.6
پیٹرولیم لیوی	136.4	13.3	139.0	56.7	275.3	70.0	-90.2	-59.2	-74.6
جی آئی ڈی سی	5.0	6.5	4.6	4.6	9.5	11.2	30.8	2.1	17.1
کل	**356.3**	**275.7**	**538.9**	**489.2**	**895.3**	**764.9**	**-22.6**	**-9.2**	**-14.6**

ماخذ: وزارت خزانہ

بحیثیت مجموعی، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں رضاکارانہ ادا ئیگیوں میں 21.5 فیصد نمو ہوئی، جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں یہ 3.4 فیصد تھیں (**جدول 4.8**)۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں عند الطلب وصولیاں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تیزی سے کم ہوئیں۔ اس کمی کو ڈیمانڈ نوٹسوں میں دعویٰ کی گئی رقم کی بازیابی کی مدت میں توسیع سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اس نرمی کا مقصد کاروباری اداروں کو سازگار ماحول کی فراہمی تھی۔[21] اسی طرح، کارپوریٹ انکم ٹیکس میں حالیہ اصلاحات کے نتیجے میں بھی بلاواسطہ ٹیکسوں (ری فنڈ کا خالص) میں اضافہ ہو گیا۔ اس بات کی عکاسی مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں ری فنڈز کی رقم میں 90.3 فیصد کمی سے ہوتی ہے۔[22]

ودہولڈنگ ٹیکسوں میں بیشتر توسیع درآمدات پر ٹیکسوں کی وصولی سے حاصل ہوئی، جس کے بعد تنخواہیں اور معاہدے سرفہرست ہیں۔ مجموعی ودہولڈنگ ٹیکسوں میں درآمدات کے ٹیکسوں کا حصہ سب سے زیادہ (7.3 فیصد درجے) رہا، جس کے بعد تنخواہیں اور معاہدے کا نمبر آتا ہے (**شکل 4.9**)۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، درآمدات کی روپے میں بلند مالیت نے ودہولڈنگ ٹیکسوں کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ معاہدوں میں اضافہ نجی شعبے کے ساتھ ساتھ سرکاری تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے کا عکاس ہے۔ اسی طرح، مالی سال 22ء کے وفاقی بجٹ میں حکومتی ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے سے تنخواہوں پر ودہولڈنگ ٹیکسوں کو تقویت ملی۔ دوسری جانب، بجٹ میں اعلان کے مطابق ٹیلی فون پر ودہولڈنگ ٹیکس کی شرح میں 5 فیصد کمی اور نان فائلر افراد کے لیے نقد رقوم نکلوانے پر 0.6 فیصد ٹیکس کے خاتمے کے بعد ٹیلی فون اور نقد رقوم نکلوانے پر وصولیاں کم ہو گئیں۔

غیر ٹیکس محاصل

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں غیر ٹیکس محاصل میں 14.6 فیصد کی کمی آئی، جبکہ گذشتہ برس کمی کی سطح 3.1 فیصد تھی (**جدول 4.9**)۔

[21] مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں ڈیمانڈ نوٹسوں میں دعویٰ کی گئی قابل ٹیکس رقم کی وصولی کی تاریخ میں 90 دن توسیع کی گئی، جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ مدت کم از کم 30 دن تھی۔

[22] سی آئی ٹی سے قبل ٹیکس استثنا کا دعویٰ ری فنڈز کی شکل میں کیا جاتا تھا۔

شکل 4.10: پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی کی شرحوں اور سہ ماہی وصولیوں میں نمو (سال بسال)

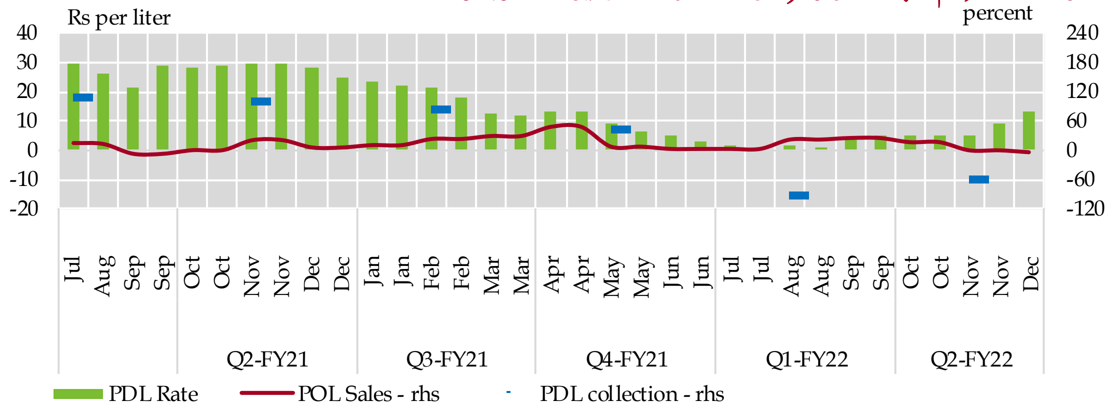

Source: Ministry of Finance

اس کمی کا اہم سبب پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی سے وصولیوں اور مارک اپ ادائیگیوں میں کمی تھی، جس نے دیگر این ٹی آر اجزا میں اضافے کی مکمل تلافی کر دی۔ نتیجتاً، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں بجٹ تخمینے کا صرف ایک تہائی جمع ہو سکا، جبکہ گذشتہ برس یہ 55 فیصد تھا۔

مالی سال 22ء کی دونوں سہ ماہیوں کے دوران این ٹی آرز میں کمی دیکھی گئی۔ تاہم، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں بگاڑ کی رفتار مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں کم تھی۔ اس کمی کو پی ڈی ایل کی کم وصولیوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس کا سبب گذشتہ برس کے مقابلے میں اس سال پی ڈی ایل کی کم شرحیں ہیں۔ حکام نے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی کی شرحوں میں کمی کر دی تھی، تاکہ صارفین کو تیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے اثرات سے محفوظ رکھا جاسکے۔ نتیجتاً، حکومت بجٹ کے مقررہ ہدف کے مقابلے میں صرف 11.5 فیصد جمع کر سکی۔ تاہم، ریلیف کے اس اقدام کے محاصل پر بھاری اثرات مرتب ہوئے اور ستمبر 2021ء میں ردوبدل کے بعد شرحوں میں اضافہ ہو گیا (**شکل 4.10**)۔ ایک اور جز جس نے این ٹی آرز کے سکڑنے میں کردار ادا کیا، وہ مارک اپ وصولیاں تھیں۔ ان وصولیوں میں کمی کا سبب پی ایس ایز اور صوبوں کو ترقیاتی قرضوں پر چارج کی جانے والی مارک اپ کی شرح میں 190 بیسس پوائنٹس کی کمی تھی۔[23]

اس کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں اسٹیٹ بینک کا منافع تقریباً گذشتہ برس کی سطح پر رہا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں بازارِ زر کے سودوں سے سودی آمدنی نے اسٹیٹ بینک کے پاس حکومتی قرضے کے اسٹاک کی خالص واپسی کے اثرات کی جزوی تلافی کر دی۔ تاہم مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے منافع میں اضافہ ہو گیا اور اسٹیٹ بینک نے حکومت کو گذشتہ مالی سال کے 167 ارب روپے کا بیلنس فاضل ادا کیا۔ یہاں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں حکومت کو اتنی ہی ادائیگی منتقل کی گئی تھی۔ مالی سال 22ء کی دونوں سہ ماہیوں میں منافع منقسمہ کی وصولیوں میں اضافہ ہو گیا۔ اس اضافے کو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں او جی ڈی سی ایل اور پی پی ایل کے بلند منافع سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔[24] منافع منقسمہ کی مجموعی آمدنی میں ان دونوں اداروں کی وصولیوں کا حصہ سب سے زیادہ (80 فیصد) ہے۔

[23] https://www.finance.gov.pk/circulars/circular_11102021.pdf، 15 جنوری 2022ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

[24] جولائی تا دسمبر مالی سال 22ء کے دوران او جی ڈی سی ایل اور پی پی ایل کی فی حصص آمدنی میں بالترتیب 63.3 فیصد اور 20.9 فیصد اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ او جی ڈی سی ایل کی جانب سے تقسیم شدہ منافع منقسمہ 4.2 فیصد اضافے سے بڑھ کر گذشتہ برس کی اسی مدت کے 15.5 ارب روپے سے بڑھ کر 16.1 ارب روپے تک پہنچ گئے (ماخذ: ششماہی رپورٹس دسمبر 2021ء)۔

شکل 4.11: وفاقی اخراجات میں نمو(پہلی ششماہی)

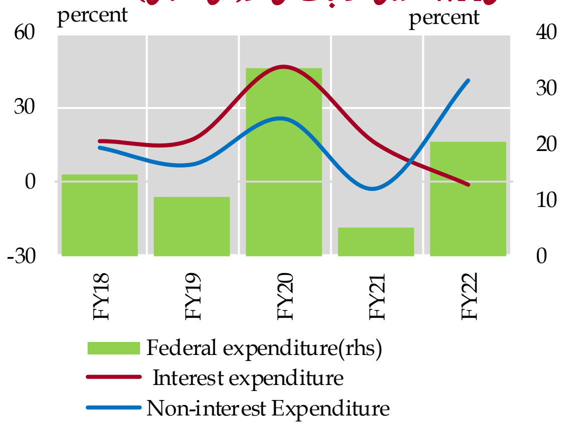

Source: Ministry of Finance

4.3: وفاقی اخراجات[25]

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی اخراجات میں20.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ5.0 فیصد تھا۔ یہ ایک وسیع البنیاد اضافہ تھا (**جدول4.10**)، جس میں غیر سودی اخراجات کا حصہ زیادہ تھا (**شکل 4.11**)۔ سہ ماہی بنیاد پر کیا گیا تجزیہ دونوں سہ ماہیوں کے درمیان خرچ کے رجحان میں کچھ اتار چڑھاو کو ظاہر کرتا ہے۔ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات میں مضبوط اضافہ ہوا (**شکل 4.12**)، تاہم وفاقی اخراجات کی رفتار سست ہوگئی۔

وفاقی جاری اخراجات

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں وفاقی جاری اخراجات میں19.4 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں دیکھی جانے والی نمو کے مقابلے میں دگنا ہے۔ اس میں سے بیشتر اضافہ دوسری سہ ماہی میں ہوا، جس کا اہم سبب کووڈ ویکسین اور سماجی تحفظ کی گرانٹس اور ان کے بعد زراعانت اور سودی ادائیگیوں میں توسیع تھی (**شکل 4.12**)۔

شکل 4.12: وفاقی جاری اخراجات کی نمو میں حصہ

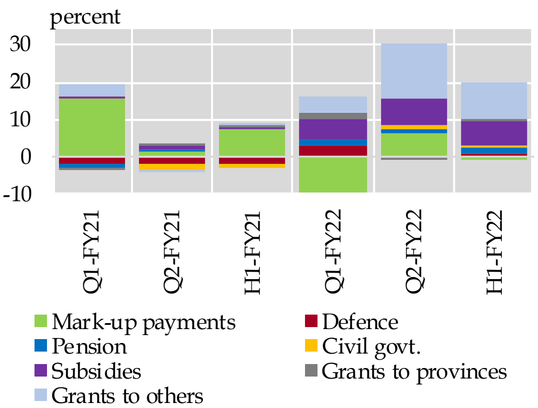

Source: Ministry of Finance

ویکسین کی خریداری اور سماجی تحفظ کے اقدامات پر اخراجات مضبوط رہے

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں سماجی تحفظ کی گرانٹس دگنے سے زیادہ اضافے کے ساتھ بڑھ کر548.9 ارب روپے تک پہنچ گئیں، جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں265.2 ارب روپے تھیں اور ان میں سے بیشتر اخراجات مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں کیے گئے۔ جن اہم شعبوں پر توجہ دی گئی ان میں اقتصادی تحریک پیکج اور بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت اخراجات شامل ہیں۔ اقتصادی تحریک پیکیج میں توجہ کووڈ سے متعلق ویکسی نیشن کی خریداری پر مرکوز رہی۔ اس ضمن میں تقریباً ایک تہائی رقم گرانٹس میں کووڈ19 کے لیے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ فنڈ کے لیے مختص کی گئی۔ نتیجتاً، دسمبر2021ء تک ویکسین کی خوراکوں کی مجموعی تعداد تقریباً142.7 ملین تک پہنچ گئی، جس میں سے تقریباً67.8 ملین دسمبر تک دی گئی تھیں، جن میں سے تقریباً67.8 ملین افراد کو مکمل اور89.1 ملین افراد کو جزوی طور پر ویکسین لگائی گئی۔

بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) میں اضافے کا سبب بجٹ میں اس پروگرام کے لیے رقوم مختص کرنے کے ساتھ ساتھ استفادہ کنندگان کی کوریج میں توسیع تھی۔ مالی سال22ء کے بجٹ میں بی آئی ایس پی اخراجات کی مد میں250 ارب روپے مختص کیے گئے، جو گزشتہ برس کے مقابلے میں اس میں50 ارب

[25] اس سیکشن میں کی گئی بحث شماریاتی تفاوت کے علاوہ اخراجات پر مبنی ہے۔

شکل 4.13: وفاقی پی ایس ڈی پی اخراجات (سال بسال نمو)

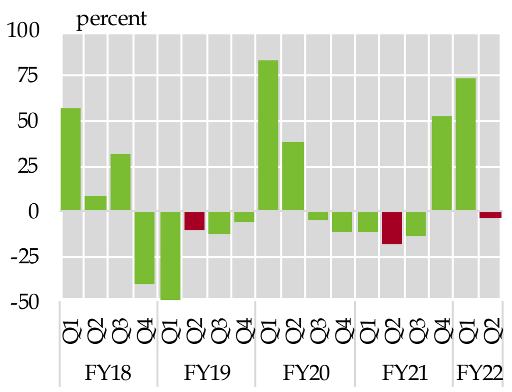

Source: Planning Commission

روپے زیادہ ہے۔ مزید برآں، حکام نے اکتوبر 2021ء میں نیشنل سماجی اقتصادی رجسٹری (این ایس ای آر) کو اپ ڈیٹ کیا، جس سے 2021ء میں گھرانوں کی کوریج بڑھ کر تقریباً 33 ملین تک پہنچ گئی۔[26] [27] اس کے نتیجے میں خاص طور پر بی آئی ایس پی کے لیے سماجی تحفظ پر اخراجات میں خاصا اضافہ ہو گیا۔

وزیراعظم کامیاب جوان یوتھ انٹرپرینیورشپ اسکیم کے تحت اخراجات میں بھی اضافہ ہوا، اور نومبر 2021ء تک اس مد میں ادائیگیاں بڑھ کر 27.4 ملین تک پہنچ گئیں۔[28] نومبر 2021ء غذائی زراعت کا ایک پروگرام بھی شروع کیا گیا جس کا مقصد کم آمدنی والے گھرانوں کو بڑھتی ہوئی غذائی مہنگائی کے اثرات سے محفوظ رکھنا تھا۔ اس اقدام کے تحت دسمبر 2021ء کے وسط تک 9.6 ملین خاندانوں اور 10,000 خردہ (کریانہ) دکانوں کو رجسٹرڈ کیا گیا۔[29]

شکل 4.14: وفاقی پی ایس ڈی پی اخراجات

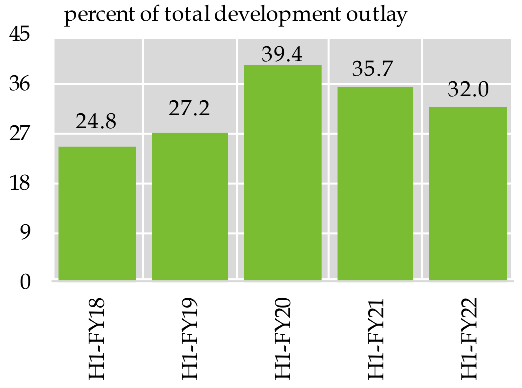

Source: Planning Commission

شعبہ بجلی کے زراعانت میں خاصا اضافہ ہو گیا

پہلی پوری ششماہی کے دوران زراعانت پر اخراجات میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس توسیع کا بڑا حصہ بجلی پر زراعانت سے حاصل ہوا۔ یہ اضافہ مالی سال 22ء کے بجٹ تخمینوں سے ہم آہنگ تھا، جس میں سی ڈی ایم پی کے تحت آئی پی پیز/ پی ایچ پی ایل کے بقایاجات کی چکتائی کی مد میں 266 ارب روپے کی ادائیگی کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں سودی ادائیگیوں میں معمولی کمی ہوئی

مالی سال 21ء میں تیزی سے اضافے کے بعد مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں سودی ادائیگیوں میں معمولی کمی ہوئی جس کا اہم سبب ملکی قرض پر کم ادائیگیاں تھیں۔ تاہم، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں ادائیگیوں میں خاصی نمو ہوئی۔

[26] عالمی زری فنڈ (2022ء)۔ 2021ء آرٹیکل IV مشاورت، توسیع شدہ فنڈ سہولت کے تحت توسیع شدہ بندوبست کا چھٹا جائزہ، اور اطلاق سے استثنا کی درخواستیں اور کارکردگی کے معیار پر عملدرآمد نہ کرنا اور رسائی کی نئی مرحلہ بندی۔ پریس ریلیز، اسٹاف رپورٹ اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر برائے پاکستان کا بیان۔ کنٹری رپورٹ نمبر 27/22، واشنگٹن ڈی سی، آئی ایم ایف۔

[27] تازہ ترین این ایس ای آر 11-2010ء میں منعقد کیا گیا، جس میں 27 ملین استفادہ کنندگان کی نشاندہی کی گئی تھی۔ حکومت نے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی سے این ایس ای آر کی جاری تازہ کاری کی بنیادوں پر نئے استفادکنندگان کو شامل کرنا شروع کیا۔

[28] فنانس ڈویژن (2021ء)۔ ماہانہ اقتصادی اپڈیٹ برائے جنوری 2022ء۔ اسلام آباد، فنانس ڈویژن۔

[29] فنانس ڈویژن (2021ء)۔ ماہانہ اقتصادی اپڈیٹ برائے دسمبر 2022ء۔ اسلام آباد، فنانس ڈویژن۔

جدول 4.10: وفاقی اخراجات کی کیفیت

ارب روپے، نمو فیصد میں

	پہلی ششماہی م س21ء	پہلی ششماہی م س22ء	سال بسال نمو		م س22ء		سال بسال نمو	
			پہلی ششماہی م س21ء	پہلی ششماہی م س22ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
مجموعی اخراجات* (الف+ب)	**3077.2**	**3705.7**	5.0	20.4	1540.1	2165.5	9.9	29.3
(الف) جاری اخراجات	**2807.2**	**3351.3**	6.5	19.4	1360.6	1990.7	7.0	29.6
مارک اپ ادائیگیاں	1475.2	1452.9	15.1	-1.5	622.7	830.2	-16.1	13.2
ملکی	1357.0	1312.5	21.1	-3.3	571.1	741.4	-16.6	10.3
بیرونی	118.2	140.4	-26.4	18.7	51.6	88.8	-9.7	45.4
دفاعی امور اور خدمات	486.6	520.5	-8.1	7.0	261.7	258.8	16.6	-1.3
پنشن	210.5	251.7	-3.8	19.6	110.7	141.0	27.7	13.9
سول حکومت کا خرچ	195.4	209.9	-11.1	7.4	89.5	120.5	0.6	13.1
زراعانت	129.0	313.4	23.8	143.0	73.9	239.5	n.a	89.9
صوبوں اور دیگر کو گرانٹس	310.6	603.0	10.3	94.1	202.1	400.9	59.9	117.6
صوبوں کو گرانٹس	45.3	54.1	8.0	19.4	32.6	21.5	80.6	-21.2
دیگر گرانٹس	265.2	548.9	10.7	106.9	169.5	379.4	56.4	141.8
(ب) ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری	270.0	354.3	-8.5	31.2	179.5	174.8	37.6	25.2
مجموعی ترقیاتی اخراجات	**243.1**	**288.3**	-14.4	18.6	143.8	144.5	66.4	-7.8
سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام	232.1	288.3	-15.9	24.2	143.8	144.5	74.3	-3.4
جس میں، صوبوں کو ترقیاتی گرانٹس	56.6	88.7	46.8	56.5	35.5	53.2	201.5	18.5
دیگر ترقیاتی اخراجات	11.0		35.4	-100.0	0.0	0.0	n.a	n.a
خالص قرض گاری	**26.9**	**66.0**	144.2	145.3	35.7	30.3	-18.9	-277.5
صوبے	-16.8	59.9	-724.6	-456.3	33.1	26.8	-591.5	-365.9
دیگر	43.7	6.1	424.9	-86.1	2.6	3.5	-94.9	-150.2

* علاوہ شماریاتی فرق

ماخذ: وزارت خزانہ

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں پنشن اخراجات خاصے بڑھ گئے

یہ اضافہ مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں حکومت کے واجب الادا قرضوں کے حجم میں توسیع کی بدولت ممکن ہوا۔ مزید برآں، امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے نتیجے میں بیرونی قرضوں پر مارک اپ ادائیگیوں میں خاصا اضافہ ہو گیا۔ مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں پنشن اخراجات میں 19.6 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال21ء کی پہلی ششماہی میں یہ کم ہوئے تھے۔ اس توسیع کو بجٹ میں اعلان کردہ حکومتی ملازمین کی پنشنوں میں اضافے سے مزید تقویت ملی۔[30]

[30] سرکلر نمبر486-Reg.6/2021 -4(1)، بتاریخ 08 جولائی 2021ء، ضوابط ونگ، فنانس ڈویژن۔

وفاقی ترقیاتی اخراجات

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاق کے پبلک سیکٹر ترقیاتی پروگرام میں24.2 فیصد کا اضافہ ہوا، جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 15.9 فیصد کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ یہ بہتری حکومت کی میزانی ترقیاتی ترجیحات سے ہم آہنگ تھی، جس کا مقصد معاشی سرگرمی کو مزید تحریک دینا تھا۔ ترقیاتی ترجیحات زیادہ تر بجلی کے شعبے، علاقائی ترقی اور روڈ انفراسٹرکچر پر مرتکز رہیں۔

تاہم، مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں3.4 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 18.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔ پانچ سال کے تقابل سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کے دوران ترقیاتی اخراجات کی سہ ماہی نمو کے رجحان میں اتار چڑھاؤ رہا(**شکل 4.13**)۔ حکومت کی جانب سے مالیاتی خسارے پر قابو پانے کے لیے اخراجات میں کٹوتی کے ساتھ ساتھ سرکاری شعبے کے متعلقہ ترقیاتی پروگرام کے منصوبوں پر آزاد وزارتوں کے مخصوص عوامل وہ وجوہات ہیں جو ترقیاتی اخراجات کی رفتار پر اثرانداز ہوتے ہیں۔[31]

شکل4.15: صوبائی فاضل، پہلی ششماہی

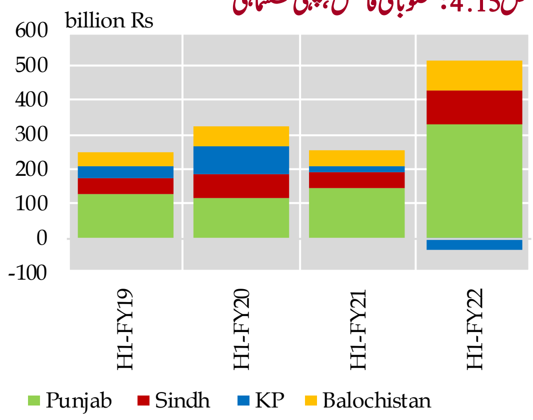

Source: Ministry of Finance

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں وفاقی سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) پر اصل خرچ مالی سال22ء کے بجٹ میں اعلان کردہ مجموعی سالانہ ترقیاتی مصارف کا32.0 فیصد تھا، جو گذشتہ دو برسوں کے مقابلے میں کم تھا (**شکل:4.14**)۔ مزید برآں، اصل وفاقی پی ایس ڈی پی، وفاقی پی ایس ڈی پی کے اجرا کی حکمت عملی میں وضع کردہ نشانیہ سے کم رہا۔[32]

شکل4.16: صوبائی اخراجات اور محاصل میں نمو

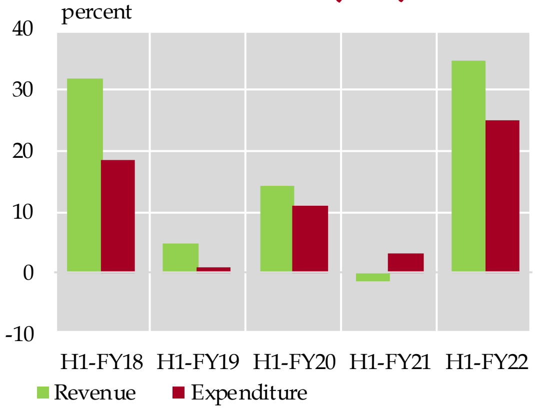

Source: Ministry of Finance

اگرچہ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران وفاقی پی ایس ڈی پی کا اصل خرچ کم ہو گیا، تاہم بحیثیت مجموعی دوسری سہ ماہی کے دوران پی ایس ڈی پی کی منظوری تین شعبوں میں مضبوط اخراجات کو ظاہر کرتی ہے۔ پہلا، روڈ انفراسٹرکچر کے منصوبے ہیں۔ 2022ء کے وفاقی پی ایس ڈی پی کے مطابق اہم منصوبوں میں سیالکوٹ (سمبڑیال) کھاریاں موٹر وے (69کلومیٹر)، جگلوت اسکردو روڈ (ایس1، 167 کلومیٹر) کی اپ گریڈیشن اور چوڑا کرنا، کراچی کوئٹہ، چمن روڈ (این25) (460کلومیٹر) اور حیدرآباد سکھر موٹر وے (ایم6) شامل ہیں۔ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں وفاقی پی ایس ڈی پی کی دوسری ترجیح بجلی کا شعبہ تھا، جس میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے اشتراک سے کوئلے سے چلنے والا جامشورو پاور پروجیکٹ، سکھر اور حیدرآباد میں تقسیم کار کمپنیوں کی ٹرانسمیشن لائنوں اور گرڈ

[31] حوالے کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال21ء کا باکس4.3۔

[32] سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کے اجرا کی حکمت عملی کے مطابق وفاقی پی ایس ڈی پی اخراجات کا20 فیصد ہر مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں خرچ کیا جانا چاہیے، جبکہ دوسری اور تیسری سہ ماہی میں30 فیصد اور آخری سہ ماہی میں20 فیصد۔ ماخذ: پبلک سیکٹر ڈولپمنٹ پروگرام (پی ایس ڈی پی) 20-2019ء کے لیے مختص کردہ رقوم کے اجرا کی نظر ثانی شدہ حکمت عملی، بجٹ ونگ، فنانس ڈویژن۔

اسٹیشنوں کو بہتر بنانے کے منصوبے شامل تھے۔ وفاقی پی ایس ڈی پی کی منظوری کا تیسرا شعبہ کشمیر اور گلگت بلتستان کی علاقائی ترقی کے لیے وفاقی پی ایس ڈی پی کی منظوری تھی، جس میں سے بیشتر ان شعبوں کے مختلف ترقیاتی منصوبوں سمیت بلاک کے لیے مختص رقوم پر مشتمل تھا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال22ء میں آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کے لیے مختص وفاقی پی ایس ڈی پی تقریباً70 ارب روپے تھا، جس میں سے تقریباً دو تہائی رقم کو بلاک کے لیے مختص کیا گیا۔

4.4 صوبائی مالیاتی کارروائیاں

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی صوبائی فاضل کی رقم480.8 ارب روپے تھی جو جی ڈی پی کا0.8 فیصد بنتا ہے اور مالی سال22ء کے سالانہ ہدف کے تقریباً84.0 فیصد پر مشتمل تھی۔ خیبر پختونخوا کے سوا تمام صوبوں نے فاضل میں حصہ ڈالا، کیونکہ کے پی نے32.0 ارب روپے کا خسارہ درج کیا (**شکل 4.15**)۔ مجموعی صوبائی محاصل میں577.5 ارب روپے کے اضافے نے صوبائی اخراجات میں351.9 ارب روپے توسیع کی تلافی کردی، جس کے نتیجے میں مجموعی فاضل بڑھ گیا(**شکل 4.16**)۔

شکل 4.17 الف: صوبوں کے اپنے محاصل میں سال بسال نمو

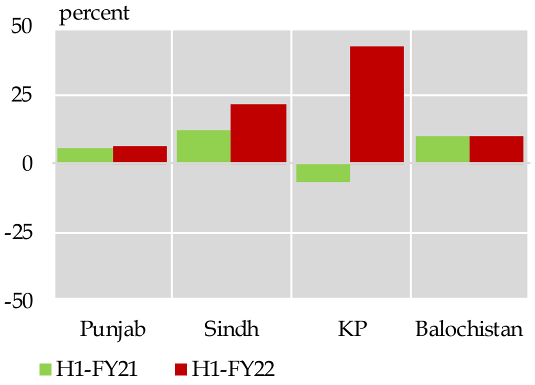

Source: Ministry of Finance

جدول 4.11: صوبائی مالیاتی کارروائیاں

ارب روپے، نمو فیصد میں

	پہلی ششماہی م س21ء	پہلی ششماہی م س22ء	سال بسال نمو: پہلی ششماہی م س21ء	سال بسال نمو: پہلی ششماہی م س22ء	پہلی سہ ماہی م س22ء	دوسری سہ ماہی م س22ء	سال بسال نمو: پہلی سہ ماہی م س22ء	سال بسال نمو: دوسری سہ ماہی م س22ء
الف۔ مجموعی محاصل (الف+ب+ج)	**1,658.3**	**2,235.8**	**-1.5**	**34.8**	**1,077.8**	**1,158.0**	**63.6**	**15.9**
الف۔ وفاقی محاصل میں صوبائی حصہ	1,280.1	1,694.3	-3.5	32.4	807.5	886.8	60.2	14.3
ب۔ وفاقی قرضے اور منتقلیاں	85.2	202.7	2.3	138.0	101.2	101.5	338.1	63.5
ج۔ صوبے کے اپنے محاصل	293.1	338.8	6.8	15.6	169.0	169.8	28.3	5.3
ٹیکس	245.9	271.2	14.7	10.3	134.8	136.4	20.6	1.8
غیر ٹیکس	47.2	67.6	-21.2	43.1	34.2	33.4	71.0	22.7
ب۔ مجموعی اخراجات (الف+ب+ج)	**1,403.2**	**1,755.0**	**3.2**	**25.1**	**800.9**	**954.2**	**30.3**	**21.0**
الف۔ جاری	1,281.0	1,396.2	12.3	9.0	648.0	748.3	14.5	4.6
ب۔ ترقیاتی	227.7	365.8	3.8	60.7	153.8	212.0	71.2	53.8
ج۔ شماریاتی فرق	-105.5	-6.9	-	-93.4	-0.9	-6.0	-	-94.3
مجموعی توازن (الف–ب)	**255.1**	**480.8**	**-21.2**	**88.4**	**276.9**	**203.8**	**524.0**	**-3.3**

ماخذ: وزارت خزانہ

قابل تقسیم پول میں سے صوبوں کو وفاقی منتقلیوں میں قابل ذکر اضافے کا نتیجہ بلند صوبائی محاصل کی صورت میں نکلا۔ مزید بر آں، صوبوں کے اپنے ذرائع (**شکل4.17الف**) سے محصولات کی بہتر وصولی اور صوبوں کو بلند وفاقی گرانٹس سے صوبائی محاصل میں نمو مزید بڑھ گئی۔

شکل4.17ب: جی ایس ٹی ایس وصولی میں سال بسال تبدیلی: صوبہ وار

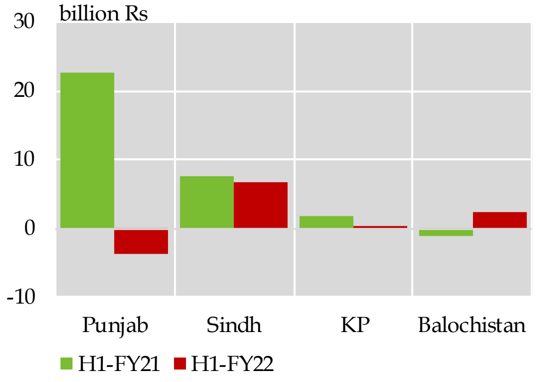

Source: Ministry of Finance

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں صوبوں کے اپنے محصولات میں15.6فیصد نمو ہوئی، جبکہ مالی سال21ء کی پہلی ششماہی میں یہ اضافہ6.8فیصد تھا (**جدول4.11**)۔ ان کی وصولیوں میں اضافہ ٹیکس اور غیر ٹیکس دونوں ذرائع سے حاصل ہوا۔ ٹیکس محاصل میں اسٹیمپ ڈیوٹیوں کے بعد نمو کے اہم محرکات میں خدمات پر سیلز ٹیکس کا نمبر آتا ہے۔ مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں خصوصاً، اسٹیمپ ڈیوٹیوں کا صوبائی ٹیکس وصولیوں میں مجموعی اضافے میں حصہ25فیصد تھا۔ بیشتر اضافہ پنجاب سے حاصل ہوا، جبکہ اس لحاظ سے سندھ دوسرے نمبر پر رہا۔ نجی شعبے میں تعمیراتی شعبے کی سرگرمی میں توسیع اس اضافے کا اہم سبب ہے۔

پنجاب میں اسٹیمپ ڈیوٹیوں کی شرحوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، جبکہ سندھ نے مالی سال22ء میں اسٹیمپ ڈیوٹی کی شرحوں میں کمی کا اعلان کیا تھا۔

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں خدمات پر جنرل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی ایس) کی وصولی کی رفتار گذشتہ برس کے مقابلے میں معتدل رہی۔ خصوصاً، مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں پنجاب اور خیبر پختونخوا کی جی ایس ٹی ایس وصولیوں کی رفتار گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں معتدل رہی (**شکل4.17ب**)، جس کے نتیجے میں پہلی ششماہی میں مجموعی نمو کم ہوگئی۔ اس کمی کا اہم سبب گذشتہ برس کی اسی مدت میں بلند اساس تھی، جس وقت ان صوبوں میں جی ایس ٹی ایس میں کراس ان پٹ ٹیکس ایڈجسٹمنٹ کے حوالے سے ردوبدل کیا گیا۔[33] تاہم، سندھ کے معاملے میں جنرل سیلز ٹیکس کی وصولیوں میں اضافہ ہوگیا جس کی دیگر کے علاوہ اہم وجوہات میں پورٹ اور شپنگ خدمات، ٹیلی کام اور مالی خدمات کے شعبوں کی بلند وصولیاں شامل ہیں۔

غیر ٹیکس محاصل کی وصولیوں میں اضافے کے نتیجے میں خصوصاً خیبر پختونخوا سے آبی بجلی کے منافع اور سول انتظامیہ کی وصولیاں، جیسے امن و امان اور سماجی خدمات جیسے محاصل، بڑھ گئیں۔

صوبائی اخراجات

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی صوبائی اخراجات میں25.1فیصد اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال21ء کی پہلی ششماہی میں یہ3.2فیصد بڑھے تھے۔ یہ اضافہ جاری اور ترقیاتی اخراجات میں دیکھا گیا۔ تاہم، ترقیاتی اخراجات کی رفتار صوبائی جاری اخراجات کے مقابلے میں بلند تھی (**جدول4.11**)۔

جاری اخراجات کو بڑھانے میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں میں اضافے نے کردار ادا کیا۔ پنجاب نے مالی سال22ء کے بجٹ میں تنخواہوں اور پنشنوں میں10فیصد اضافے کا اعلان کیا، جبکہ مالی لحاظ سے پریشان لوگوں کو 25فیصد کا خصوصی الاؤنس دیا گیا۔[34] اسی طرح، سندھ اور خیبر پختونخوا نے بھی مالی سال22ء کے لیے تنخواہوں میں20فیصد اضافے کا اعلان کیا۔ اس کی عکاسی ان صوبوں کے مالی اور مالیاتی امور سے ہوتی ہے اور مالی سال21ء کی پہلی ششماہی میں یہ خصوصاً پنجاب اور سندھ میں نمایاں ہے۔ مزید بر آں، صوبوں میں خدمات کی

[33] حوالے کے لیے: بینک دولت پاکستان (2021ء)۔ باب4۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر دوسری سہ ماہی رپورٹ، کراچی۔ بینک دولت پاکستان۔

[34] پنجاب کے بجٹ کی جھلکیاں۔ حکومت پنجاب۔

شکل 4.18: صوبائی ترقیاتی اخراجات، مطلق تبدیلی (سال بسال)

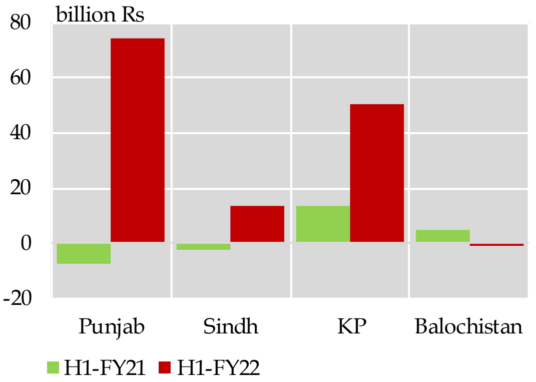

Source: Ministry of Finance

فراہمی بہتر بنانے کے لیے صحت، تعلیم، امن و امان اور ضلعی ترقی پر اخراجات میں اضافہ ہو گیا۔ کچھ اہم شعبوں پر توجہ مرکوز کی گئی جن میں اسپتالوں کی خدمات میں بہتری اور تعلیمی منصوبوں کا تسلسل شامل ہیں۔ خصوصاً، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں دیگر صوبوں کے مقابلے میں سندھ میں تعلیم پر جاری اخراجات کا حجم بلند ترین سطح پر پہنچ گیا۔ اسی طرح، مالی سال 22ء کے دوران پنجاب نے 360 ارب روپے مالیت کا 'ضلعی ترقیاتی پیکیج' متعارف کرایا۔[35] اس ضمن میں مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں اضلاع کو بھاری رقوم منتقل کی گئیں تا کہ منصوبوں پر کام میں تیزی لائی جاسکے۔

مزید برآں، دو سہ ماہیوں کے درمیان ترقیاتی اخراجات کی وسعت میں کچھ فرق پایا گیا۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں پنجاب کے ترقیاتی اخراجات میں بھاری اضافہ ہو گیا اور سندھ اس لحاظ سے دوسرے نمبر پر رہا، جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں صوبائی ترقیاتی اخراجات میں خیبر پختونخوا کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں بحیثیت مجموعی پنجاب اور خیبر پختونخوا کے ترقیاتی اخراجات میں خاصا اضافہ درج کیا گیا (**شکل 4.18**)۔ پنجاب کی ترقیاتی ترجیحات میں زراعت، ٹرانسپورٹ اور انفراسٹرکچر منصوبے شامل تھے۔ صوبہ سندھ نے بھی زرعی منصوبوں کے ساتھ سماجی تحفظ پر توجہ مرکوز کی۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں خیبر پختونخوا میں تعمیرات اور ٹرانسپورٹ کو ترقیاتی اخراجات پر سبقت حاصل رہی (**شکل 4.19**)۔[36]

4.5 سرکاری قرضہ

آخر دسمبر 2021ء تک واجب الادا سرکاری قرضے کا حجم بڑھ کر 42.7 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا، جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 2.9 ٹریلین روپے کے اضافے کو ظاہر کرتا ہے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.1 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے نتیجے میں ہوا، جس نے بیرونی

شکل 4.19: صوبائی اخراجات کی ترجیحات: پہلی ششماہی م س 22ء

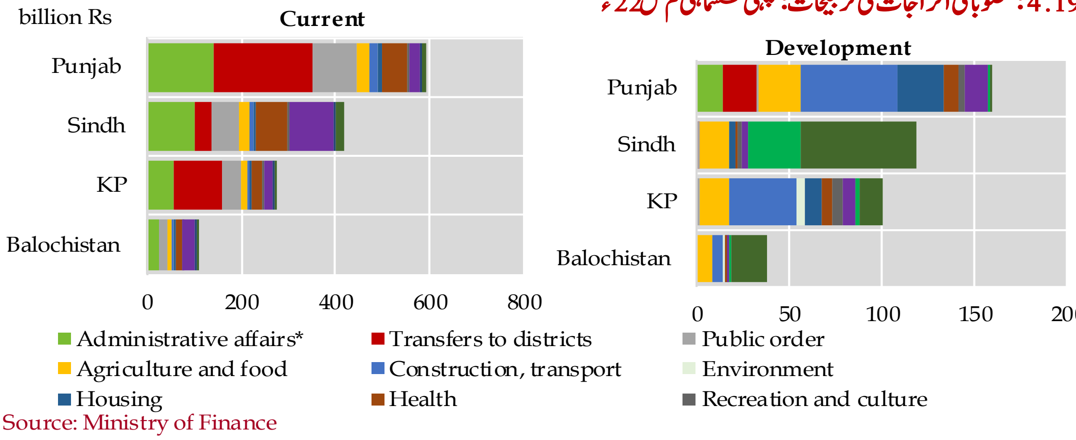

Source: Ministry of Finance

[35] ماخذ: حکومت پنجاب۔ بجٹ 22-2021ء کی جھلکیاں۔ لاہور، پنجاب حکومت

[36] وائٹ پیپر برائے مالی سال 22ء۔ حکومت خیبر پختونخوا۔

قرضوں کی روپے میں مالیت کو 1.7 ٹریلین روپے تک بڑھا دیا۔[37] مزید بر آں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کی حکومتی ضروریات نے سرکاری قرضوں کے حجم میں مزید اضافہ کر دیا۔ اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے سرکاری قرضوں میں تین چوتھائی سے کچھ زیادہ اضافہ بیرونی قرض پر مشتمل تھا۔

شکل 4.20: سرکاری قرض میں تبدیلی کے ذرائع

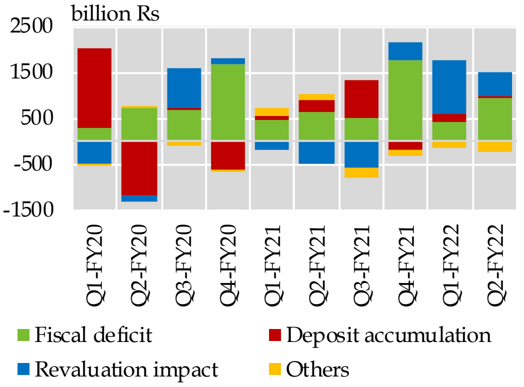

Source: State Bank of Pakistan

دوسری سہ ماہی میں سرکاری قرض بڑھنے کی رفتار میں کچھ کمی آ گئی

سرکاری قرض کا بڑا حصہ یعنی 2.9 ٹریلین روپے میں سے 1.6 ٹریلین روپے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں لیے گئے۔ دونوں سہ ماہیوں میں سرکاری قرضوں میں اضافے کے عوامل کچھ بدل گئے۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں باز قدر پیمائی کا نقصان 1.2 ٹریلین روپے کی بلند سطح پر تھا، تاہم مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ کم ہو کر 0.5 ٹریلین روپے رہ گیا۔[38] دوسری جانب، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں نقصانات کی شدت کم ہو کر 0.5 ٹریلین روپے رہ گئی۔ دوسری جانب، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومتی قرضوں کی ضروریات پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں بلند تھیں (**شکل 4.20**)۔ اس سے قطع نظر، باز قدر پیمائی نقصانات میں کمی کے سبب مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں قرضے جمع ہونے کی رفتار کم رہی۔

مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کی ایک اہم پیش رفت کووڈ ویکسینوں سے متعلق اخراجات کے لیے حکومت کو آئی ایم ایف ایس ڈی آر مختص کرنے کے تحت قرض کی رقوم کا ملنا تھا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت کو عالمی ایس ڈی آر مختص کرنے کی مد میں 2.8 ارب ڈالر رقوم موصول ہوئیں۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت کو اس سہولت کے تحت ملنے والا قرض حکومت کے ملکی قرضے کا حصہ بن گیا (**تفصیلات ملکی قرض کے سیکشن میں**)۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضوں میں بیشتر اضافے، خصوصاً مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں، کا ذریعہ طویل مدتی تمسکات تھے، جن سے حکومت کو قرض کی عرصیت کے خاکے کو طویل کرنے میں مدد ملی۔ حکومت نے گذشتہ چند برسوں میں رواں شرحوں (سہ ماہی اور نیم سالانہ کوپن اداگیوں) اور

شکل 4.21: قرض واپس کرنے کی صلاحیت

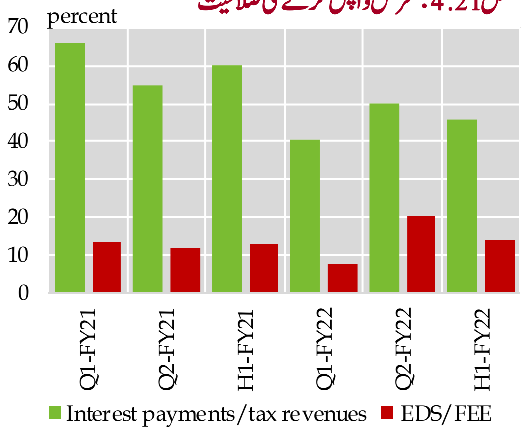

Source: Ministry of Finance, State Bank of Pakistan

[37] مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ 1,371.8 ارب روپے تھا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 1,137.5 ارب روپے تھا۔

[38] مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی (آخر دسمبر 2021ء بمقابلہ آخر ستمبر 2021ء) میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 7.8 فیصد کمی ہوئی، جبکہ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ تقریباً 3.3 فیصد تھی۔

جدول 4.12: ملکی قرض میں تمسک وار تبدیلیاں

ارب روپے

	پہلی ششماہی م س21ء	پہلی سہ ماہی م س21ء	دوسری سہ ماہی م س21ء	پہلی ششماہی م س22ء	پہلی سہ ماہی م س22ء	دوسری سہ ماہی م س22ء
1۔ مستقل قرضہ	**1,565.6**	**898.6**	**667.0**	**1,548.1**	**(67.2)**	**1,615.2**
حکومت پاکستان اجارہ صکوک	363.2	162.0	201.2	632.5	-	632.5
پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز	1,216.2	729.8	486.4	584.9	(8.6)	593.5
پرائز بانڈز	(13.8)	6.8	(20.6)	(71.7)	(58.6)	(13.1)
ایس ڈی آر مختص کرنے پر اسٹیٹ بینک کا حکومت پاکستان کو قرضہ	-	-	-	474.9	-	474.9
2۔ رواں قرضہ	**(535.0)**	**(480.0)**	**(54.9)**	**(1,036.9)**	**250.8**	**(1,287.7)**
ایم ٹی بیز	(535.5)	(480.5)	(54.9)	(1,084.7)	250.8	(1,335.5)
3۔ غیر فنڈ قرضہ جات	**(3.9)**	**0.8**	**(4.7)**	**(41.9)**	**(14.0)**	**(27.9)**
قومی بچت اسکیمیں	3.9	5.7	(1.8)	(32.6)	(13.5)	(19.1)
4۔ نیا پاکستان سرٹیفکیٹس	**5.2**	**0.7**	**4.6**	**11.4**	**8.3**	**3.1**
5۔ دیگر	**(7.6)**	**(4.4)**	**(3.2)**	**(33.2)**	**(0.1)**	**(33.2)**
ملکی قرض (1+2+3+4+5)	**1,031.6**	**420.0**	**611.6**	**481.5**	**178.4**	**303.1**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

متغیر رینٹل شرحوں جیسی خصوصیات کے حامل طویل مدتی تمسکات متعارف کرائے ہیں۔[39، 40] مجموعی واجب الادا ملکی قرض میں طویل مدتی تمسکات میں رواں اور متغیر رینٹل ریٹ تمسکات کا حصہ آخر جون 2019ء کے 28 فیصد سے بڑھ کر آخر دسمبر 2021ء تک 41 فیصد تک پہنچ گیا۔ نیتجتاً، ٹی بلز اور معین شرح تمسکات کا حصہ کم ہو گیا ہے۔ اگرچہ اس سے ملکی قرض کی عرصیت کے خاکے میں بہتری آئی ہے، تاہم خطرۂ شرح سود بڑھ گیا ہے، کیونکہ بیشتر قرضوں کے معاہدے رواں / متغیر شرحوں پر کیے گئے ہیں۔ بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں متغیر شرح ملکی قرضے کا بڑھتا ہوا حصہ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں قرضوں کے بوجھ کی واپسی میں قابل ذکر اضافے پر منتج ہوا، جس کی پیمائش سودی ادائیگیوں اور ٹیکس محاصل سے کی جاتی ہے (**شکل 4.21**)۔

اسی طرح، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں ملک کی مجموعی زرمبادلہ آمدنی کے مقابلے میں بیرونی قرضوں کی واپسی میں 18 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 9.4 فیصد بڑھے تھے (**شکل 4.21**)۔[41] عرصیت مکمل کرنے والے ریاستی بانڈ اور کمرشل قرضوں کی نظام الاوقات کے مطابق واپسی نے مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں بیرونی قرضوں کی ادائیگی کے دباو کو بڑھا دیا۔ آگے چل کر قرضہ سروس کی معطلی کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کے تحت دیے گئے ریلیف کے قرضوں کی ادائیگی بھی واجب الادا ہو جائے گی۔

مزید برآں، حکومت نے مالی سال 20ء کے آغاز سے اسٹیٹ بینک سے میزانی قرضوں کو سفر کی سطح پر رکھنے کے وعدے کی پاسداری کی ہے، جو خسارے کی

[39] حکومت نے 3، 5 اور 10 سالہ رواں شرح پی آئی بیز کی سہ ماہی کوپن ادائیگی اکتوبر 2020ء سے شروع کی تھی، اور 2 سالہ رواں شرح پی آئی بیز کی سہ ماہی کوپن ادائیگی تعدد اور پندرہ روزہ شرح سود کے دوبارہ تعین کے ساتھ نومبر 2020ء میں شروع کی تھی۔

[40] حکومت نے مالی سال 19ء کے آخر میں اسٹیٹ بینک کے پاس اپنے قرضے کی دوبارہ پروفائلنگ کی۔ اسٹیٹ بینک کے پاس رکھے ہوئے 7.7 ٹریلین روپے کے قرضے میں سے تقریباً 1.2 ٹریلین روپے کی معین پی آئی بیز میں ری پروفائلنگ کی گئی، جبکہ بقیہ 5.5 ٹریلین روپے رواں شرح پی آئی بیز میں منتقل کیے گئے، جس نے مجموعی واجب الادا قرضوں کے حجم میں رواں شرح تمسکات کا حصہ بڑھا دیا۔

[41] بیرونی قرض کی واپسی میں صرف سرکاری قرض کی اصل رقم کی واپسی اور سودی ادائیگیاں شامل ہیں۔

شکل 4.22: ملکی قرض میں تمسک وار تبدیلی

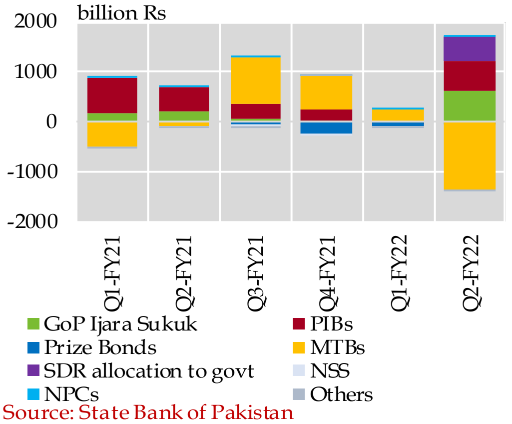

Source: State Bank of Pakistan

تسکیک سے گریز پر منتج ہوا ہے۔ تاہم، مالی ونڈو کی عدم موجودگی میں اعانت میزانیہ کے لیے حکومت کا کمرشل بینکوں پر انحصار بڑھنے سے قرض گیری کی لاگت بھی بڑھ گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قرضوں کے آپشنز کو متنوع بناتے ہوئے اور پنشن فنڈز، کارپوریشنز وغیرہ جیسے نان بینک قرضوں کے ذرائع پر توجہ مرکوز کر کے قرض گیری کی لاگت پر قابو پاتے ہوئے قرضہ منڈی کو گہرا کرنے کے لیے اصلاحات متعارف کرائی جائیں۔ شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کے حصے میں اضافے سے حکومت کو سرمایہ کاری کی اساس کو متنوع بنانے اور رقوم کو ایسے تمسکات میں مختص کرنے کے حوالے سے اسلامی اداروں کو متوجہ کرنے میں بھی سہولت ملے گی۔

ملکی قرض

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں ملکی قرضوں میں اضافے کی رفتار سست ہو گئی اور اس میں 1.8 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔ بیرونی رقوم کی مناسب دستیابی نے ملکی ذرائع سے قرضوں کی ضروریات کو محدود رکھا۔ بینکاری نظام میں حکومت کے ڈپازٹس گذشتہ برس سے کم سطح پر رہے۔ ملکی قرضوں کی عرصیت کے خاکے میں بھی بہتری آ گئی اور بیشتر فنڈز پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز)، اجارہ صکوک اور نیا پاکستان سرٹیفکیٹس (این پی سیز) جیسے طویل مدتی تمسکات سے حاصل کیے گئے (**جدول 4.12**)۔ اس سے قطع نظر، بیشتر نئے ملکی قرضوں کے معاہدے رواں اور متغیر ریٹل شرحوں پر کیے جاتے ہیں، جن سے قیمتوں کے از سر نو تعین کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

ملکیت کے لحاظ سے مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں ملکی قرضوں میں تقریباً سارا اضافہ کمرشل بینکوں کے قرضوں میں ہوا۔ نان بینک اداروں کا حصہ معمولی رہا۔ مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں حکومت کے ذمے اسٹیٹ بینک کے قرضے میں کمی دیکھی گئی۔

حکومت کو ایس ڈی آر قرضے کی وصولی

سہ ماہی تجزیے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت کے ذمے اسٹیٹ بینک کے قرضوں کے حجم میں اضافہ ہو گیا۔ یہ اضافہ حکومت کو 474.9 ارب روپے مالیت (2.8 ارب ڈالر ایس ڈی آر پر مشتمل) کے ایس ڈی آر قرضوں کی وصولی کے سبب ہوا۔ ملک کو اگست 2021ء میں عالمی ایس ڈی آر مختص کرنے کے تحت 2.8 ارب ڈالر کی رقوم موصول ہوئی۔ نومبر 2021ء میں آئی ایم ایف نے ویکسین مہم کی مالکاری کے لیے حکومت کو یہ غیر معمولی قرضہ دیا۔[42] حکومت اس قرضے پر اسٹیٹ بینک کو سود / چارجز کی ادائیگی اسی شرح سے کرے گی، جس شرح پر اسٹیٹ بینک، آئی ایم ایف کو ادائیگی کرتا ہے۔[43] اسٹیٹ بینک سے حکومت کی خالص میزانی قرض گیری کی حد کو ایس ڈی آرز کی آن لینڈنگ کی مقامی کرنسی میں رقم تک بڑھایا جاتا ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک سے حکومت کی خالص میزانی قرض گیری کی بالائی حد میں ایس ڈی آر کی مقامی کرنسی میں آن لینڈنگ کی رقم میں ردوبدل کر کے اضافہ کیا جاتا ہے۔ ایس ڈی آر مختص کرنے کے علاوہ، مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں حکومت کے اسٹیٹ بینک سے قرضوں کے حجم میں 523 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی۔

[42] آئی ایم ایف کا چھٹا جائزہ۔

[43] آئی ایم ایف کا چھٹا جائزہ۔

شکل4.23: ٹی بلز کے واجب الادا اسٹاک میں حصہ

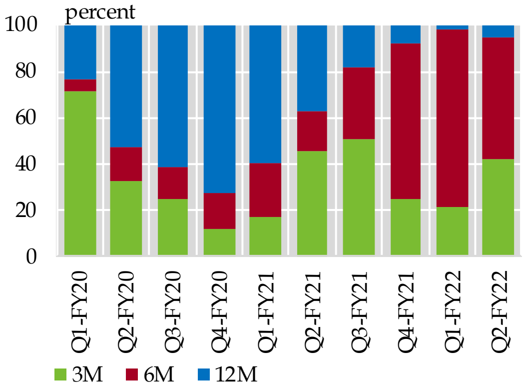

Source: State Bank of Pakistan

تمسکات کے لحاظ سے تجزیہ

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں ملکی قرضوں میں بیشتر اضافہ پی آئی بیز، اجارہ صکوک اور نیا پاکستان سرٹیفکیٹس جیسے طویل مدتی تمسکات کے ذریعے ہوا۔ سہ ماہی تجزیے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں ملکی قرضوں میں بیشتر اضافہ قلیل مدتی تمسکات کے ذریعے ہوا، تاہم مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ رجحان بدل گیا (**شکل4.22**)۔ اجارہ صکوک بانڈز کی دستیابی سے نہ صرف ثانوی بازار میں شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کی تجارت میں سہولت ملی بلکہ حکومت کو دستیاب قرضوں کے آپشنز بھی بڑھ گئے؛ لہٰذا حکومت نے دوسری سہ ماہی میں عرصیت مکمل کرنے والے قلیل مدتی قرضے واپس کر دیے۔

جدول4.13: پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز کی اوسط قطع شرحیں

	3سال	5سال	10سال
پہلی ششماہی م س21ء	8.1	8.4	9.0
پہلی ششماہی م س22ء	9.85	10.48	10.80
دوسری سہ ماہی م س21ء	8.2	8.5	9.0
دوسری سہ ماہی م س22ء	11.42	11.58	11.77

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مارکیٹ ٹریژری بلز

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں ایم ٹی بیز کے واجب الادا حجم میں 1.1ٹریلین روپے کی کمی آئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.5ٹریلین روپے کمی آئی تھی۔ سہ ماہی تجزیے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے ایم ٹی بیز کی خالص واپسی کی، جس نے مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی کے اضافے کا اثر مکمل طور پر زائل کر دیا۔

حکومت نے مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں نیلامی سے قبل ایم ٹی بی کے لیے5.96ٹریلین روپے (416ارب روپے عرصیت سے زائد) کا ہدف مقرر کیا تھا۔ مجموعی طور پر پیشکش کردہ رقم7.9ٹریلین روپے تھی۔ تاہم، مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت نے صرف4.2ٹریلین روپے قبول کیے اور مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں 1.3 ٹریلین روپے کی خالص واپسی کی گئی۔ زری پالیسی مؤقف کے استرداد کے ساتھ مارکیٹ کا جھکاؤ سہ ماہی ایم ٹی بیز کی طرف زیادہ

شکل4.24: ٹی بلز میں بولیوں کا رجحان

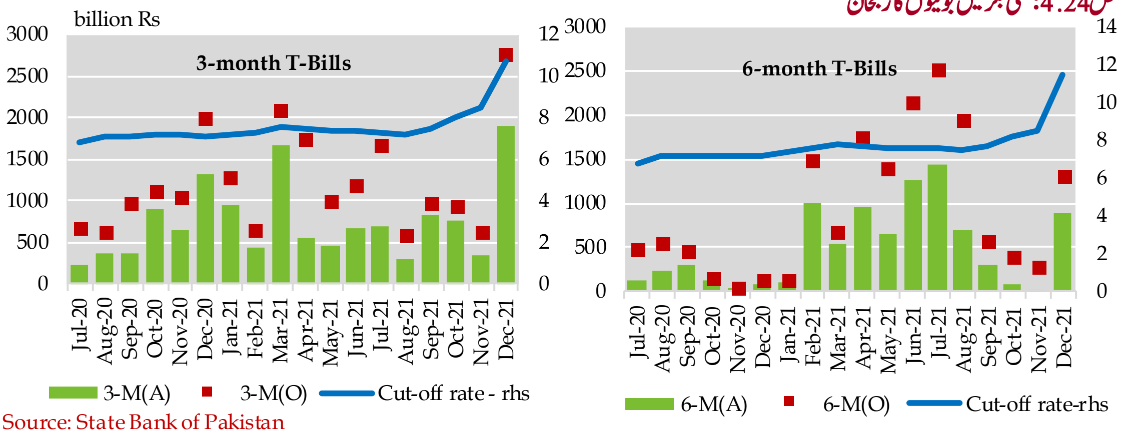

Source: State Bank of Pakistan

تھا، جبکہ ششماہی ایم ٹی بیز کی طلب کم ہو گئی (**شکل 4.23**)۔ یہ بات مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں ایم ٹی بیز میں 4.3ٹریلین روپے کی مجموعی پیشکش سے بھی نمایاں ہے، جبکہ ششماہی بلز میں 1.9 ٹریلین روپے کی پیشکش کی گئی۔

یہاں یہ بات اجاگر کرنا اہمیت کا حامل ہے کہ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں تین ماہی، ششماہی اور 12 ماہی ٹی بلز میں بالترتیب 282بی پی ایس، 337بی پی ایس اور 388بی پی ایس کا اضافہ ہوا، جبکہ پالیسی ریٹ 250 فیصدی درجے بڑھ گیا (**شکل 4.24**)۔ لہٰذا، سودی ادائیگیوں کا بوجھ کم کرنے کے لیے حکومت نے سہ ماہی ٹی بلز میں تقریباً 70 فیصد بولیوں کو قبول کیا، جبکہ اس کے مقابلے میں ششماہی ایم ٹی بیز کا صرف 50 فیصد قبول کیا گیا۔

پی آئی بیز میں تمام اضافہ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں مرتکز تھا

آخر دسمبر 2021ء تک واجب الادا پی آئی بیز کا حجم 0.6ٹریلین روپے کے اضافے سے بڑھ کر 15.2ٹریلین روپے تک پہنچ گیا، جبکہ آخر جون 2021ء میں یہ 14.6ٹریلین روپے تھا۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران تمام اضافہ پی آئی بیز میں مرتکز تھا۔ زری پالیسی مؤقف کے استرداد میں پالیسی ریٹ میں اضافے کے ساتھ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں پی آئی بیز کی قطع شرحیں بھی تیزی سے بڑھ گئیں۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں اوسط قاطع شرحیں 230 تا 280بی پی ایس کے درمیان رہیں جو مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں زیادہ ہے (**جدول 4.13**)۔

جدول 4.14: پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز پر اوسط قطع شرحیں

ارب روپے

	ہدف	پیشکش کردہ	قبول شدہ
ششماہی سالانہ کوپن			
پہلی سہ ماہی م س 22ء	190.0	175.7	129.5
دوسری سہ ماہی م س 22ء	300.0	147.7	-
سہ ماہی کوپن			
پہلی سہ ماہی م س 22ء	335.0	1,154.0	787.19
دوسری سہ ماہی م س 22ء	350.0	856.7	606.34

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مارکیٹ کی طلب کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے معین پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز کے مقابلے میں رواں پی آئی بیز کے قبل از نیلامی اہداف کو بلند سطح پر رکھا۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں معین پی آئی بیز کا ہدف 750ارب روپے تھا، جبکہ پوری مدت کے لیے رواں پی آئی بیز کی رقم بھی معین پی آئی بیز کے مقابلے میں قدرے بلند تھی۔ بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں رواں شرح پی آئی بیز کے حصے میں اضافے سے قیمتوں کے از سر نو تعین کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ پی آئی بیز کے مجموعی واجب الادا اسٹاک میں رواں شرح پی آئی بیز کا حصہ آخر دسمبر 2021ء تک تقریباً 13 فیصدی درجے اضافے سے بڑھ کر 48 فیصد تک پہنچ گیا، جو قبل ازیں

شکل 4.25: پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز کی نیلامی کا خاکہ

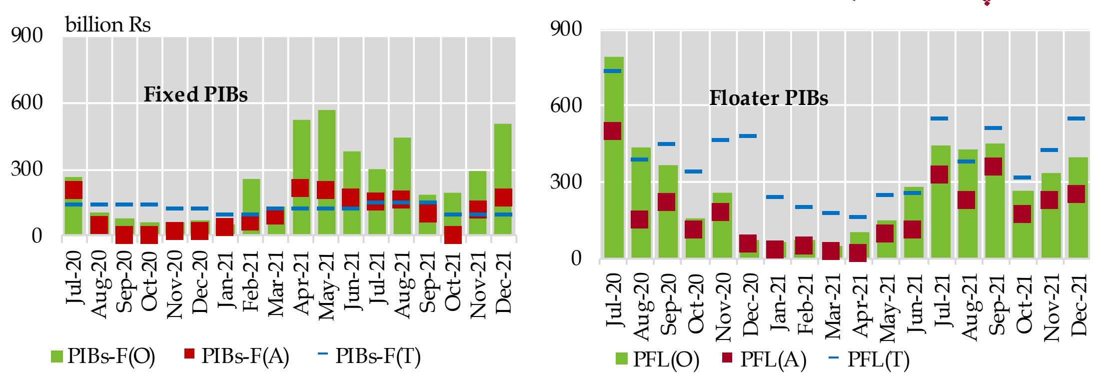

Source: State Bank of Pakistan

O=offered, A=accepted, T=Target

جدول 4.15: نیلامی کا خلاصہ

	حکومت پاکستان اجارہ صکوک (وی آر آر)		
چکتائی کی تاریخ	ہدف	پیشکش کردہ	قبول شدہ
6/10/2021	75	193.1	190.5
29/10/2021	75	222.7	168.6
17/11/2021	75	162.5	148
15/12/2021	75	8.1	0.04
	حکومت پاکستان اجارہ صکوک (ایف آر آر)		
چکتائی کی تاریخ	**ہدف**	**پیشکش کردہ**	**قبول شدہ**
6/10/2021	25	53.8	12.7
29/10/2021	25	22.9	0
17/11/2021	25	21.5	0
15/12/2021	25	109.8	68

* اس میں حکومت پاکستان کی جانب سے آئی پی پیز کو ان کی واجب الوصول رقم کے بدلے جاری کیے گئے 45 ارب روپے مالیت کے اجارہ صکوک شامل نہیں ہیں۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

آخر جون 2021ء میں 35 فیصد تھا۔ عرصیت کے خاکے کی طوالت اور قیمتوں کے دوبارہ تعین کے درمیان توازن برقرار رکھنا قرضہ جاتی پائیداری یقینی بنانے کے لیے اہمیت کا حامل ہے۔

عرصیت کے ماہانہ خاکے سے پتہ چلتا ہے کہ پالیسی ریٹ میں اضافے کے ساتھ رواں پی آئی بیز میں مارکیٹ کی شرکت بڑھ چکی ہے (**شکل 4.25**)۔ رواں پی آئی بیز میں سہ ماہی کوپن ادائیگیوں کے حامل رواں تمسکات کا حصہ آخر جون 2021ء کے 20 فیصد سے بڑھ کر آخر دسمبر 2021ء میں 45 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔ نیلامی کے خاکے سے پتہ چلتا ہے کہ مارکیٹ کا جھکاؤ سہ ماہی کوپن ادائیگیوں کے حامل رواں شرح پی آئی بیز کی طرف زیادہ تھا، جس کی عکاسی مالی سال 22ء کی دونوں سہ ماہیوں میں پیشکش کردہ بلند رقم سے ہوتی ہے۔ مارکیٹ کی شرح سود کے مطابق حکومت نے بھی سہ ماہی پی ایف آئیز کے زمرے میں بلند رقم قبول کیں (**جدول 4.14**)۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت نے مارکیٹ کی کم شرکت کے سبب نیم سالانہ کوپن ادائیگیوں کے حامل رواں پی آئی بیز کی بولیوں کو مسترد کر دیا۔

شکل 4.26: پرائز بانڈز میں رقوم کی خالص آمد

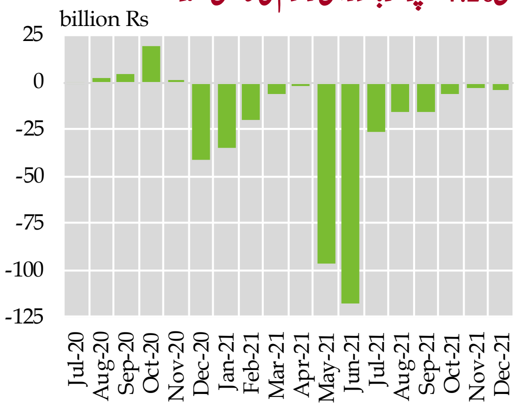

اجارہ صکوک کا اجرا

دو سہ ماہیوں کے وقفے کے بعد مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت پاکستان نے اجارہ صکوک کو جاری کر کے اس ذریعے سے 0.6 ٹریلین روپے تک کی رقوم جمع کیں۔ مارکیٹ کی شرح سود کے مطابق ایک بڑا حصہ متغیر رینٹل شرح پر جاری کیا گیا تھا۔ پیش کش کردہ اور قبول کردہ رقم نیلامی سے پہلے کے ہدف سے زائد رہی (**جدول 4.15**)۔ اس طرح حکومت کو اجارہ صکوک کے ذریعے ملکی قرض کی عرصیت کے خاکے کو طویل مدتی بنانے میں مدد ملی کیونکہ ان تمسکات کی مدت 5 سال ہے۔

پرائز بانڈز اور قومی بچت اسکیموں میں ریکارڈ رقوم کا اخراج

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں پرائز بانڈز میں 72 ارب روپے کا خالص اخراج درج کیا گیا، جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 58 ارب روپے اور دوسری سہ ماہی میں 14 ارب روپے تھا۔ مختلف میعادوں کے پرائز بانڈز کی منسوخی (7,500، 15,000 اور 25,000 روپے) اور اس کے نتیجے میں رقوم نکلوانے سے پرائز بانڈز میں کمی کی وضاحت ہوتی ہے۔ تاہم، ماہانہ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ رقوم کے اخراج کا حجم کم ہو رہا ہے (**شکل 4.26**)۔ زیر جائزہ مدت کے دوران پریمیم پرائز بانڈز میں سرمایہ کاری بڑھ گئی۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں پریمیم پرائز بانڈز

شکل 4.27: مقیم افراد کے پاس نیا پاکستان سرٹیفکیٹس: سہ ماہی بہاؤ

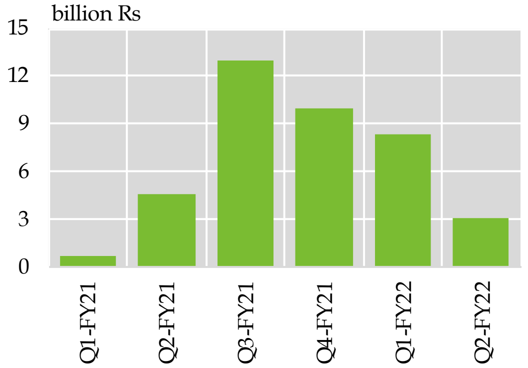

Source: State Bank of Pakistan

میں خام رقوم کی آمد 16.5 ارب روپے رہی، جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 5.4 ارب روپے تھی۔

زیر جائزہ مدت کے دوران قومی بچت اسکیموں میں رقوم کا خالص اخراج دیکھا گیا جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 13.5 ارب روپے اور دوسری سہ ماہی میں 19.1 ارب روپے تھا۔ اداروں کی جانب سے قومی بچت اسکیموں سے رقوم نکلوانے کا سلسلہ جاری رہا کیونکہ ان کے ایسے تمسکات میں شرکت پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ تاہم، ریگولر انکم سرٹیفکیٹس اور بہبود سیونگ اسکیموں جیسے کچھ تمسکات کے منافع کی شرحوں میں اضافے کے باعث رقوم کی آمد قدرے بلند رہی۔ دسمبر 2021ء میں منافع کی شرحوں میں حالیہ اضافے سے حکومت کو ان تمسکات میں رقوم متوجہ کرنے میں مدد ملی (**جدول 4.16**)۔

نیا پاکستان سرٹیفکیٹس

آخر دسمبر 2021ء تک نیا پاکستان سرٹیفکیٹس (اقامتی افراد کی تحویل میں) کا اسٹاک 39.2 ارب روپے تک پہنچ گیا جبکہ آخر جون 2021ء میں 28.3 ارب روپے تھا۔ ان سرٹیفکیٹس میں رقوم کی آمد کی رفتار مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں سست ہوگئی (**شکل 4.27**)۔

ملکی قرض پر سودی ادائیگیاں

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں ملکی قرض پر سودی ادائیگیاں 1.3 ٹریلین روپے تھیں، جبکہ اس کے مقابلے میں گزشتہ برسوں کی اسی مدت میں یہ 1.4 ٹریلین روپے کی سطح پر رہی تھیں۔[44] خصوصاً متغیر شرح قرضے کے بڑھتے ہوئے حصے کے مطابق مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑھتی ہوئی شرح سود کے حالات میں سودی ادائیگیوں کی رفتار بڑھ گئی۔ بیشتر اضافہ پی آئی بیز کی ادائیگیوں میں ہوا کیونکہ پندرہ روزہ تبدیلی اور سہ ماہی بنیادوں پر کوپن ادائیگیوں کی منفرد خصوصیات کے باعث رواں شرح پی آئی بیز کے حصے میں اضافے کا نتیجہ پالیسی ریٹ میں اضافے کے بعد قرضوں کی واپسی پر دباؤ کی صورت میں نکلا۔ اسی طرح، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کی ادائیگیاں گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں دگنی ہوگئیں کیونکہ حکومت پاکستان کے واجب الادا اجارہ صکوک کے اسٹاک میں اضافہ ہوگیا تھا۔ دوسری جانب، مالی سال 22ء کی

جدول 4.16: قومی بچت اسکیمیں

ارب روپے، منافع کی شرح فیصد میں

	خالص رقوم کی آمد		منافع کی شرحیں	
	دوسری سہ ماہی م س 21ء	دوسری سہ ماہی م س 22ء	دوسری سہ ماہی م س 21ء	دوسری سہ ماہی م س 22ء
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ	-0.8	-3	8.5	9.4
اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ	6.5	-0.5	7.6	8.2
ریگولر انکم سرٹیفکیٹ	4.2	3.6	8	10.8
بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ	3.3	-2.3	10.3	11

ماخذ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز

[44] ماخذ: وزارت خزانہ اس لنک پر دستیاب ہے (https://finance.gov.pk/fiscal/July_Dec_2021.pdf)۔ 15 جنوری 2022ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

جدول 4.17: سرکاری بیرونی قرض میں تبدیلی

ملین امریکی ڈالر

	پہلی ششماہی م س21ء	پہلی ششماہی م س22ء	دوسری سہ ماہی م س21ء	دوسری سہ ماہی م س22ء
سرکاری بیرونی قرض (1 اور 2)	4,412.0	4,208.8	2,499.5	2,610.5
1۔ حکومتی بیرونی قرض	4,613.3	4,860.1	2,625.3	2,950.6
جس میں				
i) طویل مدتی (ایک سال سے زائد)	5,239.4	4,441.1	2,881.4	2,962.9
پیرس کلب	622.3	(579.9)	343.9	(198.3)
کثیر فریقی	2,267.2	798.3	779.9	434.2
دیگر دو طرفہ	1,174.4	3,107.3	190.5	3,041.8
کمرشل قرضے	940.8	522.4	1,366.3	382.1
نیا پاکستان سرٹیفکیٹس	128.5	638.4	128.0	293.9
(ii) قلیل مدتی (ایک سال سے کم)	(626.1)	418.9	(256.1)	(12.2)
کثیر فریقی	(238.8)	561.2	64.9	88.5
مقامی کرنسی کے تمسکات	(245.9)	(142.2)	(206.0)	(100.7)
کمرشل قرضے	(141.5)	-	(115.0)	-
2۔ آئی ایم ایف سے	(201.2)	(651.3)	(125.8)	(340.5)
زرمبادلہ واجبات	(630.5)	2,879.0	228.9	(3.0)
مرکزی بینک کے ڈپازٹس	(2,000.0)	-	(1,000.0)	-
ایس ڈی آر کا اختصاص	63.8	2,739.0	32.3	13.8

ماخذ: بینک دولت پاکستان

دوسری سہ ماہی میں پرائز بانڈز پر ادائیگیاں کم ہو گئیں کیونکہ مختلف مالیتوں کے پرائز بانڈز کی منسوخی کی وجہ سے پرائز بانڈز کے واجب الادا اسٹاک میں کمی کا رجحان تھا۔ اسی طرح، عرصیت مکمل کرنے والے قرضے کے اسٹاک میں کمی کے سبب ایم ٹی بیز کی ادائیگیاں کم رہیں (**شکل 4.28**)۔

سرکاری بیرونی قرض اور واجبات

آخر دسمبر 2021ء تک واجب الادا سرکاری بیرونی قرضوں (علاوہ واجبات) کا حجم بڑھ کر 90.6 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، اور اس میں مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 4.1 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 4.4 ارب ڈالر بڑھے تھے (**جدول 4.17**)۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کے توازن میں بگاڑ کے سبب نئی رقوم کی تقسیم بلند سطح پر رہی۔ تاہم دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے کے نتیجے میں بیرونی قرضوں (ڈالر کے لحاظ سے) کے موجودہ اسٹاک پر باز قدر پیمائی کے فوائد 0.7 ارب ڈالر رہے، جن سے بیرونی قرضوں میں اضافے کی رفتار کو محدود کرنے میں مدد ملی۔

پچاس فیصد باز قدر پیمائی فوائد ایس ڈی آر کی قدر میں کمی کے باعث حاصل ہوئے

کرنسی وار باز قدر پیمائی کے اثرات سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ایس ڈی آر کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے سے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں باز قدر پیمائی کے فوائد نصف سے زائد پر مشتمل تھے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں کمی کے سبب ملک کو 1.9 ارب ڈالر کے باز قدر پیمائی نقصانات ہوئے تھے، جو بیرونی قرضوں کے اسٹاک میں اضافے پر منتج ہوئے۔

مقامی حکومت کے تمسکات میں بیرونی سرمایہ کاری کا ریکارڈ اخراج جاری رہا

بیرونی قرضوں میں اضافہ دونوں سہ ماہیوں میں تقریباً مساوی تھا۔ تاہم، مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں تقسیم کے اجزائے ترکیبی بدل گئے۔ اعانت میزانیہ کی مد میں ایک دوست ملک کی جانب سے3.0 ارب ڈالر رقوم کی آمد کے سبب دو طرفہ ذرائع کے حصے میں خاصا اضافہ ہو گیا۔ ایشیائی ترقیاتی بینک نے مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں300 ملین ڈالر مالیت کے منصوبے ''توانائی کے شعبے میں اصلاحات اور مالی پائیداری کا منصوبہ'' کے لیے فنڈز مہیا کیے۔ ایک اور اہم شعبہ ایشیائی ترقیاتی بینک کی جانب سے کووڈ19 ویکسین سپورٹ پروجیکٹ کے تحت487.8 ملین ڈالر کی فنڈنگ کا ملنا تھا، جس میں سے تقریباً173 ملین ڈالر دوسری سہ ماہی میں فراہم کیے گئے (**جدول 4.18**)۔

شکل 4.28: تمسک وار سودی ادائیگیاں

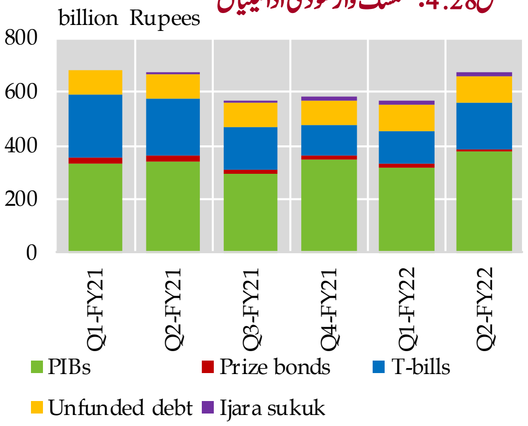

Source: State Bank of Pakistan

جدول 4.18: اہم بیرونی اقتصادی امداد، پہلی ششماہی

ملین امریکی ڈالر

امدادی ادارہ	منصوبے کا نام	مقصد	رقم
وصول شدہ مجموعی رقم			9,432.7
جس میں			
منصوبہ جاتی اور میزانی اعانات			
سعودی عرب	میعادی ڈپازٹ	اعانت میزانیہ	3,000.0
ایشیائی ترقیاتی بینک	کووڈ19 ویکسین امدادی منصوبہ	منصوبہ	488.0
عالمی ادارۂ ترقیات	پروگرام برائے سستی صاف توانائی	اعانت میزانیہ	397.0
اسلامک ڈویلپمنٹ بینک	قلیل مدتی قرضہ	قلیل مدتی قرضہ	354.4
ایشیائی ترقیاتی بینک	توانائی کے شعبے میں اصلاحات اور مالی پائیدار کا منصوبہ	اعانت میزانیہ	300.0
چین	کراچی نیوکلیر پاور پروجیکٹ	منصوبہ	292.0
عالمی ادارۂ ترقیات	وبا کے رد عمل کی اثر انگیزی	منصوبہ	108.0
عالمی ادارۂ ترقیات	سندھ کے بیراجوں کی بہتری کا منصوبہ	منصوبہ	52.2
یورو بانڈز			
5 سالہ یورو بانڈ		اعانت میزانیہ	300.0
10 سالہ یورو بانڈ		اعانت میزانیہ	400.0
30 سالہ یورو بانڈ		اعانت میزانیہ	300.0

ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن

شکل4.29: غیر مقیم افراد کے پاس نیا پاکستان سرٹیفکیٹس: سہ ماہی بہاؤ

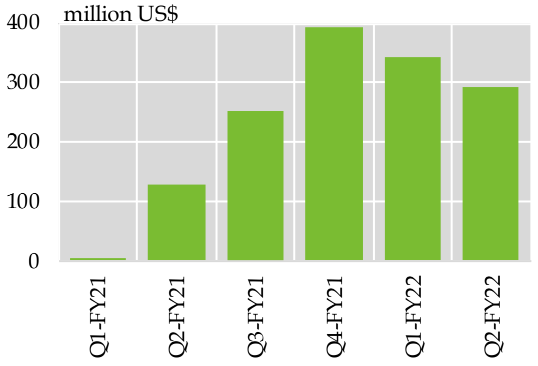

Source: State Bank of Pakistan

مزید برآں، حکومت نے مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.0 ارب ڈالر مالیت کے مختلف میعادوں کے یورو بانڈز جاری کیے۔

مالی سال22ء کی دونوں سہ ماہیوں میں مقامی حکومت کے تمسکات میں بیرونی سرمایہ کاری سے رقوم کا ریکارڈ اخراج جاری رہا۔ تاہم، مدت وار معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسری سہ ماہی میں پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز میں بیرونی سرمایہ کاری کی مد میں خالص رقوم کی آمد درج کی گئی۔

نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں رقوم کی آمد کا تسلسل جاری رہا

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں نیا پاکستان سرٹیفکیٹس (غیر اقامتی افراد کی تحویل میں) میں 0.6ارب ڈالر کی رقوم موصول ہوئیں۔ اس اضافے کے ساتھ نیا پاکستان سرٹیفکیٹس کا حجم آخر دسمبر 2021ء تک بڑھ کر 1.4 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جو آخر جون 2021ء میں 0.8ارب ڈالر تھا۔ چونکہ نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں بیشتر رقوم کی آمد کی نوعیت طویل مدتی، ایک سال سے زائد عرصیت، ہوتی ہے، اس لیے ان رقوم کی آمد سے حکومت کے بیرونی قرض کی عرصیت کے خاکے کی طوالت میں مدد ملی ہے۔ مزید برآں، ان رقوم کی آمد سے بھی حکومت کو اپنی سرمایہ کاروں کی محدود اساس کو متنوع بنانے میں مدد ملی ہے۔

شکل4.30: سرکاری بیرونی قرض کی واپسی

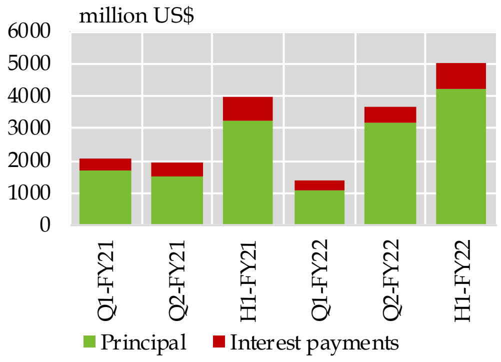

Source: State Bank of Pakistan

بیرونی سرکاری قرض کی واپسی

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری بیرونی کی واپسی (اصل زر اور سودی ادائیگیاں) 5.0 ارب ڈالر رہی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.9ارب ڈالر رہی تھی۔

سہ ماہی تجزیے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں سرکاری بیرونی قرض کی واپسی (اصل زر سودی ادائیگیاں) میں اضافہ ہوا جبکہ مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں معمولی کمی ہوئی تھی (**شکل4.29**)۔ اس کا سبب مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں عرصیت مکمل کرنے والے ایک ارب ڈالر مالیت کے صکوک کی واپسی تھی۔

اس کے نتیجے میں آخر دسمبر 2021ء میں عالمی یورو/صکوک بانڈز کا واجب الادا حجم گر کر 7.8ارب ڈالر رہ گیا، جو آخر ستمبر 2021ء پر 8.8ارب ڈالر تھا۔ مزید برآں، حکومت نے مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں 1.2 ارب ڈالر کے عرصیت مکمل کرنے والے کمرشل قرضے بھی واپس کیے۔

شکل 4.31الف: بیرونی قرض کی واپسی بلحاظ زرمبادلہ آمدنی کا فیصد

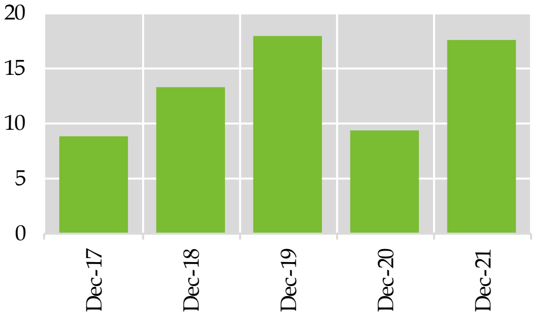

* EDS external debt servicing (principal component); FEE foreign exchange earnings

Source: State Bank of Pakistan

مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں ڈی ایس ایس آئی کے تحت قرضہ ریلیف

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی طور پر ملک نے ڈی ایس ایس آئی کے تحت 1.1 ارب ڈالر (0.8 اصل زر اور 0.3 ارب ڈالر کی سودی ادائیگیاں) کا قرضہ ریلیف حاصل کیا۔ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں ملک کو 0.5 ارب ڈالر (0.4 ارب ڈالر اصل زر اور 0.1 ارب ڈالر سودی جز) کا قرضہ موصول ہوا جبکہ مالی سال21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران یہ ریلیف 0.9 فیصد تھا۔ اس ریلیف کے بغیر مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں بیرونی سرکاری قرض کی واپسی کی سطح بلند ہوسکتی تھی۔

مجموعی طور پر (مئی2020ء تا دسمبر2021ء) میں ملک نے 3.8 ارب ڈالر کا رقرضہ ریلیف حاصل کیا۔ اس اقدام کے تحت قرضوں کی واپسی کو دسمبر2021ء تک ملتوی کردیا گیا۔ تشکیل نو شدہ اصل زر اور سودی ادائیگیوں کی رقوم کی واپسی کی مدت 4 تا 6 برس ہے۔

شکل 4.31ب: بیرونی قرض کی واپسی بلحاظ برآمدی آمدنی کا فیصد (اشیا و خدمات)

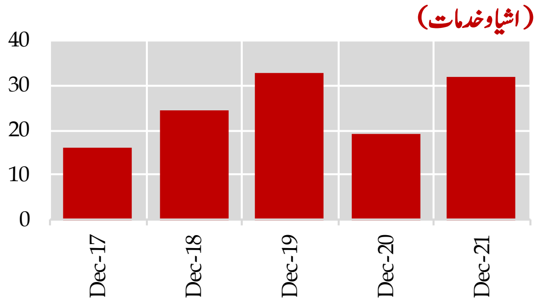

* EDS external debt servicing (principal component); Exports of goods & services

دوسری سہ ماہی میں قرضوں کی واپسی کی بلند سطح کے سبب قرض کی واپسی کی صلاحیت کمزور ہو گئی

مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں قرض کی واپسی کے اظہاریوں میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بڑی حد تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تاہم بیرونی قرض کی واپسی میں اضافے کے ساتھ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں ملک کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت میں معمولی بگاڑ دیکھا گیا۔

دوسری سہ ماہی میں سرکاری بیرونی قرض کی واپسی اور اشیا و خدمات کی برآمدات کا تناسب بھی بگڑ گیا، اس کے باوجود کہ مالی سال22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سرکاری بیرونی قرض کی واپسی اور زرمبادلہ آمدنی کا تناسب آخر دسمبر2020ء سے بڑھ کر 9.4 فیصد تک پہنچ گیا، جو آخر دسمبر2021ء میں 17.5 فیصد تھا (**شکل 4.30الف** اور ب)۔ اسی طرح، مالی سال22ء کی ملک کی برآمدات سے آمدنی بہتری کے ساتھ 9.8 ارب ڈالر پر آگئی، جو مالی سال21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 8.0 ارب ڈالر تھی، جس کا اہم سبب قرضوں کی واپسی کی بلند سطح تھی۔[45]

[45] سرکاری بیرونی قرض کی واپسی میں قلیل اور طویل مدتی حکومتی بیرونی قرض کی واپسی بشمول آئی ایم ایف کو قرضے کی واپسی شامل ہیں۔ اس میں بیرونی واجبات اور سودی ادائیگیاں شامل نہیں ہیں۔